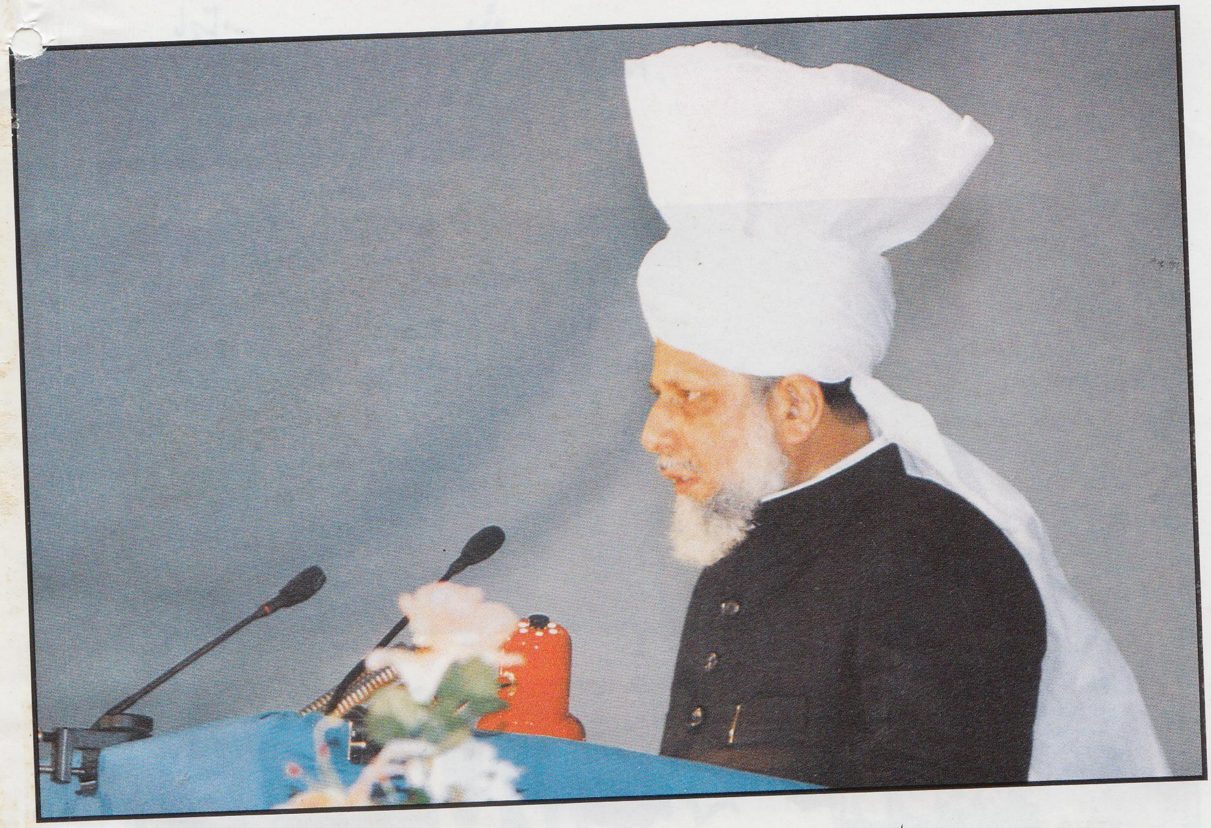
ماہنامہ
انصار اللہ
اکتوبر ۲۰۰۴ء
ایڈیٹر
نصر اللہ خاں ناصر



حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ (برطانیہ) ۲۰۰۴ء سے خطاب فرما رہے ہیں



جلسہ سالانہ ۲۰۰۴ء ـــ سامعین کرام



حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۰۴ء میں نظام وصیت کے بارہ میں فرمایا :

''.......اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور انجام بخیر ہونے کے لئے ایک اور ذریعہ بھی ہے جو تمہیں نیکیوں پر قائم رکھنے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ انتہائی اہم نسخہ ہے اور اس سے اللہ کے دین کی اشاعت کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو سکے گی اور وہ ہے نظام وصیت جو حضرت مسیح موعودؑ نے مقرر فرمایا ہے۔.......

.......میری خواہش ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھے اور ۲۰۰۵ء تک جب اس نظام پر ۱۰۰ سال پورے ہو جائیں تو ۵۰۰۰۰ نئی وصایا ہو جائیں۔ اور دوسری خواہش یہ ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جب نظام خلافت کے قیام پر ۱۰۰ سال پورے ہوں تو دنیا کے ہر ملک میں جماعت کے چندہ دہندگان میں سے کم از کم ۵۰ فیصد افراد ایسے ہوں جو نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہوں۔''

30/9/04

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماھنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

تبوک ۱۳۸۳ھش - اکتوبر ۲۰۰۴ء

جلد نمبر ۵۲

شمارہ نمبر ۱۰

فون نمبر: ۲۱۲۹۸۲-۰۴۵۲۴ فیکس نمبر: ۲۱۳۶۳۱-۰۴۵۲۴

نائبین: پروفیسر محمد اسلم صابر۔ جاوید احمد جاوید۔ ریاض محمود باجوہ۔ محمود احمد اشرف

اس شمارہ میں

پبلشر: عبد المنان کوثر
پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)

شرح چندہ: (پاکستان)
سالانہ .... ایک سو روپیہ
قیمت فی پرچہ ...... دس روپے

اداریہ

ایّام نو بہار کی آمد

رمضان المبارک وہ روحانی بہار ہے جس کی آمد اہل ایمان کے ہر طبقہ شرقی و غربی اور امیر و غریب کے لئے رُوح پرور آسمانی نوید ہے کہ رحمتِ ایزدی کا کون طالب ہے کہ وہ مور دِ رحمت ہوگا۔ قرب الٰہی کا خواہاں کون ہے کہ اسے قرب کی راہیں میسّر آئیں گی۔ کون لقائے الٰہی کی تڑپ رکھتا ہے کہ اسے دیدارِ یار نصیب ہو۔ آج عبادالرحمٰن بھی اسی نوید سے مستفیض ہونے کے متمنی ہیں کہ اسے وہ اطمینان قلب ملے جس کی نِدا ربّ کریم سے آتی ہے کہ ”تو اپنے رب کی طرف خوش بخوش لوٹ آ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں آ جا“

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ خوشا نصیب! کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کریں۔ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تو مَنْ قَامَ رَمَضَانَ تبھی ممکن ہے کہ جب رمضان المبارک کی جملہ عبادات قیام نماز، روزہ، صدقہ وخیرات تہجد، ذوق دعا اور قرآن مجید کی تلاوت باقاعدہ اہتمام ہو۔ اور پھر اس میں روزہ دار اپنا احتساب بھی کرتا رہے تو یقیناً وہ انسان اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا مستحق ہوگا۔

پس یہ ایامِ نو بہار روحانی انقلاب لانے کا باعث ہیں جس سے تعلق باللہ کی منزلیں طے ہوں گی...... نہ معلوم یہ بہار پھر کب اور کس کو ملے۔ اور یہ روحانی اثمار کس کے حصہ میں آئیں۔

ہمارا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ کا عالمگیر جلسہ سالانہ ۳۰۔ ۳۱ رجولائی اور یکم اگست ۲۰۰۴ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوا۔ عبادات، دعاؤں علمی پروگراموں اور اخوت و وحدت کا مظہر یہ پروگرام حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کی بعثت کے اغراض و مقاصد کو پورا کر رہا ہے۔ اخلاص و وفا کے پروانوں نے ان برکات کو حاصل کیا اور ایک نئی رُوح لے کر لوٹے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان برکات سے عشاق احمدیت کو متمتع کرے آمین۔ قارئین جلسہ سالانہ برطانیہ کی روئیداد اس شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

واقفین عارضی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ضروری ہدایات

’’جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے- جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے- یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں- جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں- وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں- ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں- چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے-‘‘ (خطبہ جمعہ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۲؍فروری ۱۹۷۷ء فرمودہ ۲۸؍جنوری ۱۹۷۷ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

☆ ☆ ☆

مکرم برکت اللہ منگلا صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کی وفات: مورخہ ۲۱؍اگست ۲۰۰۴ء کو مکرم برکت اللہ منگلا صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا بعض نامعلوم حملہ آوروں کے ہاتھوں راہِ مولا میں قربان ہو گئے- انا للہ و انا الیہ راجعون -موصوف سرگودھا کے معروف قانون دان، مخلص اور دعا گو انسان تھے- ادارہ مکرم برکت اللہ منگلا صاحب کی وفات پر موصوف کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے-

مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کارکن انصاراللہ پاکستان کی وفات: مورخہ ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۴ء کو مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کارکن انصاراللہ پاکستان وفات پا گئے- انا للہ و انا الیہ راجعون - آپ ایک عرصہ سے بعض عوارض کے باعث علیل چلے آ رہے تھے- موصوف بڑے مخلص اور محنتی کارکن تھے- آخر دم تک ایک بڑی فرض شناسی سے ڈیوٹی ادا کرتے رہے- آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں- ادارہ ماہنامہ انصاراللہ مرحوم کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کا شریک غم ہے-

مکرم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی وفات: ۴؍اگست ۲۰۰۴ء کو سلسلہ کے خادم اور مربی سلسلہ مکرم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب بعمر ۸۱ سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے- انا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون - آپ نے تکمیل تعلیم کے بعد زندگی وقف کی اور ۱۹۴۵ء میں آپ پہلی مرتبہ سیرالیون (مغربی افریقہ) دعوت و ارشاد کے لئے تشریف لے گئے- آپ کو لائبیریا، کینیا اور یوگنڈا میں بھی خدمات کی توفیق ملی- جامعہ احمدیہ میں استاد کی حیثیت سے بھی فرائض ادا کرتے رہے- آپ ایک اچھے قلمکار اور مصنف تھے- ’’ایک فتح نصیب جرنیل‘‘ اور ’’عربی ادب کے شہ پارے‘‘ آپ کی معروف کتب ہیں- ادارہ محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب کی وفات پر موصوف کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے- (ادارہ ماہنامہ انصاراللہ)

امام الکلام

پاکیزہ زندگی کا حصول

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے پاکیزہ زندگی کے حصول کے لئے فرمایا :

''......اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے۔ اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے۔ تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آ جاوے اور چاہیئے کہ اسی طرح دُعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آ جاوے کہ ایک الٰہی نُور اُس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اُس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اُس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اُس میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دُعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دُعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں۔ جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شاملِ حال ہو جاتا ہے۔ نہ یہ کہ خونِ مسیح کا عقیدہ قبول کر کے آپ ہی اپنے دل میں سمجھ لیں کہ ہم گناہوں سے نجات پا گئے۔ یہ تو اپنے تئیں آپ دھوکا دینا ہے۔ انسان ایک بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کا کمال صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے۔ بہت سے جانور کچھ بھی گناہ نہیں کرتے تو کیا وہ کامل کہلا سکتے ہیں؟ اور کیا ہم کسی سے اس طرح پر کوئی انعام حاصل کر سکتے ہیں کہ ہم نے تیرا کوئی گناہ نہیں کیا۔ بلکہ مخلصانہ خدمات سے انعام حاصل ہوتے ہیں اور وہ خدمت خدا کی راہ میں یہ ہے کہ اُس کی رضا کے لئے اپنی رضا چھوڑ دے۔ اس جگہ قرآن شریف نے خوب مثال دی ہے اور وہ یہ کہ کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ دو شربت نہ پی لے۔ پہلا شربت گناہ کی محبت ٹھنڈی ہونے کا جس کا نام قرآن شریف نے شربتِ کافوری رکھا ہے۔ اور دوسرا شربت خدا کی محبت دل میں بھرنے کا جس کا نام قرآن شریف نے شربت زنجبیلی رکھا ہے۔......''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰، صفحہ ۲۳۴-۲۳۵)

کلام الامام

تقویٰ کا مفہوم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:-

''...... اِتّقٰی کے معنی ہیں بچا- اپنی حفاظت کی (اقرب) مگر اس لفظ کا استعمال دینی کتب کے محاورہ میں معصیت اور بُری اشیاء سے بچنے کے ہیں اور خالی ڈر کے معنوں میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا- وقایۃ کے معنی ڈھال یا اس ذریعہ کے ہیں جس سے انسان اپنے بچاؤ کا سامان کرتا ہے- بعض نے کہا ہے کہ اتقاء جب اللہ تعالیٰ کے لئے آئے تو انہی معنوں میں آتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنی نجات کے لئے بطور ڈھال بنالیا-

قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کانٹوں والی جگہ پر سے گزرو تو کیا کرتے ہو اس نے کہا یا اس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں- انہوں نے کہا کہ بس اسی کا نام تقویٰ ہے یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھڑا نہ ہو اور ہر طرح اس جگہ سے بچنے کی کوشش کرے ایک شاعر (ابن المُعتز) نے ان معنوں کو لطیف اشعار میں نظم کر دیا ہے وہ کہتے ہیں-

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِيْرَهَا وَ		كَبِيْرَهَا ذَاكَ التُّقٰى
وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ اَرْ		ضِ الشَّوْكِ يَحْذُرُ مَا يَرٰى
لَا تَحْقَرَنَّ صَغِيْرَةً		اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى

(ابن کثیر)

یعنی گناہوں کو چھوڑنا خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے یہ تقویٰ ہے اور تو اس طریق کو اختیار کرے جو کانٹوں والی زمین پر چلنے والا اختیار کرتا ہے یعنی وہ کانٹوں سے بچتا ہے اور تو چھوٹے گناہ کو کم تر نہ خیال کر کے چھوٹا نہ سمجھ- کیونکہ پہاڑ کنکروں سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں-''

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۷۳)

عربی منظوم کلام

اَمُکْفِرِ! مَهْلاً بَعْضَ هٰذَا التَّحَكُّمِ　　وَخَفْ قَهْرَ رَبٍّ قَالَ: "لَاتَقْفُ" فَاحْذَرُوْا

اے مجھے کافر قرار دینے والے! اس تحکم کو قدرے چھوڑ دے اور اس رب کے قہر سے ڈر جس نے 'لاتقف' کہا سو تم لوگ بھی ڈرو۔

وَاِنَّ ضِيَآءَ الدِّيْنِ قَدْ حَانَ وَقْتُهٗ　　فَتَعْرِفُ شَجَرَتَنَا بِمَا هِيَ تُثْمِرُ

اور یقیناً دین کی روشنی کا وقت آ پہنچا ہے۔ تُو پہچان لے گا ہمارے درخت کو ان پھلوں سے جو وہ دے گا

وَيَا حَسَرَاتٍ مُّوْبِقَاتٍ عَلَى الَّذِیْ　　يُكَذِّبُنِیْ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ وَّيُكْفِرُ

اور بہت سی ہلاکت خیز حسرتیں ہیں ایسے شخص پر جو بغیر علم کے میری تکذیب اور تکفیر کرتا ہے

وَمَا جِئْتُ قَوْمِیْ دِيَارٍ بَّعِيْدَةٍ　　وَقَدْ عَرَفُوْنِیْ قَبْلَهٗ ثُمَّ اَنْكَرُوْا

اور میں اپنی قوم کے پاس دور کے ملکوں سے نہیں آیا حالانکہ وہ تو مجھے پہلے سے ہی جانتے تھے پھر (بھی) انہوں نے انکار کر دیا

وَيَعْوِیْ عَدُوِّیْ مِثْلَ ذِئْبٍ مِّنْ طَوًى　　وَلَيْسَ لَهٗ عِلْمٌ بِمَا هُوَ اَذْكُرُ

اور میرا دشمن بھیڑیے کی طرح دنیا کی بھوک کے مارے چلا رہا ہے اور اسے ان باتوں کا علم نہیں جو میں بیان کر رہا ہوں

وَمَا رُزِقَتْ عَيْنَاهُ مِنْ نَّيِّرِ الْعُلٰی　　فَاَخْلَدَ نَحْوَ الْاَرْضِ جَهْلاً وَّيُنْكِرُ

اس کی آنکھوں کو کچھ بھی آسمانی آفتاب سے عطا نہیں کیا گیا۔ سو وہ اپنی نادانی سے زمین سے جالگا اور انکار کر رہا ہے۔

اُوْلٰئِكَ قَوْمٌ ضَيَّعُوْا اَمْرَ دِيْنِهِمْ　　وَخَانُوْا الْعُهُوْدَ وَزَيَّنُوْا مَا زَوَّرُوْا

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کے معاملہ کو ضائع کر دیا اور اپنے عہدوں میں خیانت کی اور اس چیز کو جو انہوں نے فریب سے گھڑی تھی آراستہ کر کے پیش کیا

وَيَعْلَمُ رَبِّیْ سِرَّ قَلْبِیْ وَسِرَّهُمْ　　وَكُلُّ خَفِيٍّ عِنْدَهٗ مُتَحَضِّرُ

اور میرا رب میرے دل کے بھید کو اور ان کے بھید کو جانتا ہے اور ہر مخفی چیز اس کے سامنے حاضر ہے۔

(حمامة البشریٰ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۲۹-۳۳۰)

فارسی منظوم کلام

ہست آئینہ بہرِ رُوئے خُدا　　　عالمے را کشید سُوئے خُدا

قرآن خدا کے چہرہ کا آئینہ ہے اور اس نے ایک جہان کو خدا کی طرف کھینچا ہے

بے زباناں ازو فصیح شُدند　　　زِشت رُویاں ازو صبیح شدند

گونگے اس کی وجہ سے فصیح بن گئے اور بدشکل آدمی اس کے سبب سے خوبصورت ہو گئے

میوہ از روضۂ فنا خوردند　　　و از خود و آرزوئے خود مُردند

انہوں نے باغِ فنا کا پھل کھایا- اور اپنی نفسانیت اور خواہشات کی طرف سے مر گئے

دستِ غیبے کشید دامنِ دل　　　پا برآورد جذبِ یار زِ گِل!

ایک غیبی ہاتھ نے ان کے دل کا دامن کھینچا- اور یار کی کشش نے دلدل سے ان کا پیر نکال لیا

بود آں جذبۂ کلامِ خُدا　　　کہ دلِ شاں رَبُود از دُنیا

یہ کلام الٰہی کی کشش ہی تو تھی جس نے اُن کے دلوں کو دنیا کی طرف سے ہٹا دیا

سینۂ شاں ز غیرِ حق پرداخت　　　واز مئے عشقِ آں یگاں پُر ساخت

اُن کے سینہ کو غیر اللہ سے خالی کر دیا- اور اُس یگانہ کی محبت کی شراب سے بھر دیا

چوں شدآں نورِ پاک شاملِ شاں　　　تافت از پردہ بدرِ کاملِ شاں

جب وہ پاک نور ان میں رچ گیا- تو پردہ میں سے بدر کامل چمکا

دُور شُد از حجابِ ظلمانی　　　شد سراسر وجودِ نورانی!

وہ ظلمت کے حجابوں سے دور ہو گیا اور سراسر نورانی وجود بن گیا

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۶۰)

جماعت احمدیہ عالمگیر کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۴ء

قربِ الٰہی کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا ضروری ہے

بارھویں عالمی بیعت- ۳ لاکھ سعید روحوں کی جماعت احمدیہ میں شرکت

کروڑوں احمدیوں نے تقریب بیعت میں شرکت کی اور سجدۂ شکر ادا کیا

گزشتہ بارہ سالوں میں احمدیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد ۱۷ کروڑ ہو چکی ہے

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی، اختتامی اور دیگر خطابات

M.T.A کے ذریعہ براہ راست مختلف زبانوں میں نشر کئے گئے

اسلام آباد ٹلفورڈ سرے (لندن): مورخہ ۳۰-۳۱ر جولائی اور یکم اگست ۲۰۰۴ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ عالمگیر منعقد ہوا جس میں ۳۰ر جولائی کو خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور انور نے افتتاحی خطاب، مستورات سے براہ راست خطاب، جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کی روئیداد اور اختتامی خطاب فرمایا- (اس روئیداد کا خلاصہ روزنامہ الفضل سے دیا جارہا ہے)

۳۰ر جولائی بروز جمعۃ المبارک: حضور انور نے جلسہ گاہ میں ہی خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"آج جماعت احمدیہ انگلستان کا ۳۸ واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور آپ سب لوگ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی خاطر تین دن گزارنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اللہ کرے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں- حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو-

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ بیعت کا دعویٰ صرف زبانی حد تک محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے- اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا ضروری ہے- تمہارے کاروبار اور دنیاوی عزتیں اور حقوق اللہ اور

حقوق العباد کی ادائیگی میں روک نہ بنیں خدا اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب آ جائے۔"

حضور نے فرمایا کہ "جلسہ کے یہ تین دن ٹریننگ کے ہیں۔ ٹریننگ کے بغیر تربیت میں کمی آ جاتی ہے۔ اس لئے ان جلسوں میں ضرور شامل ہونا چاہئے تا روحانیت میں اضافہ ہو اور متفرق فوائد بھی حاصل ہوں۔ دینی معلومات وسیع ہوں۔ تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں۔ اور دوران سال وفات پا جانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ آج بھی ان جلسوں کی اہمیت کو سامنے رکھنا چاہئے۔ جلسہ کی سب تقاریر کو پوری توجہ سے سننا چاہئے۔ علمی اور روحانی نکتے تقاریر سے چنیں اور یاد رکھیں۔ ان جلسوں میں شامل ہو کر خدا کی محبت میں بڑھیں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ تواضع اور انکسار اپنے اندر پیدا کریں کیونکہ ان جلسوں کا انعقاد روحانیت، قرب الٰہی اور محبت رسول بڑھانے اور اصلاح خلق کے لئے ہے۔ مہمانوں کا فرض ہے کہ کارکنوں کو امتحان میں نہ ڈالیں۔ مہمان ہونے کا حق ادا کریں اور جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں جو سہولت ملے اس پر شکریہ ادا کریں۔ نیک اثرات لے کر جائیں اور نیک اثرات چھوڑ کر جائیں۔ سلام کو رواج دیں" بعض متفرق اہم امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ "بیوت الذکر اور اس کے ماحول کے تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ میں پاکیزہ نظارے نظر آنے چاہئیں۔ ان ایام میں ذکر الٰہی اور درود شریف بکثرت پڑھیں۔ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ غیر از جماعت مقررین کو خراج تحسین دینے کے لئے تالیاں نہ بجائیں۔ یہ ہمارا شعار نہیں۔ خود بخود نعرے نہ لگائیں۔ اپنے موبائل فون سے لوگوں کو ڈسٹرب نہ کریں۔ جلسے کے دوران بازار بند رکھے جائیں۔ فضول اور تلخ گفتگو سے اجتناب کریں اسلام آباد اور اس کے ماحول کو شور سے بچائیں۔ ٹریفک کے قواعد کی پابندی کریں۔ ویزے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں۔ جنہوں نے جلسے کے لئے ویزے حاصل کئے ہیں انہیں اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ عورتیں پردے کی پابندی کریں۔ بچوں کو ٹوپی اور بچیوں کو دوپٹہ استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ نظم وضبط اور سیکیورٹی کا ہر فرد خیال رکھے۔ میزبان اور مہمان دونوں نرم زبان استعمال کریں۔ جلسے کو میلہ نہ سمجھیں۔" آخر میں حضور نے دعا کی کہ "ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اس جلسہ کے مقاصد پورا کرنے کی توفیق پانے والے ہوں۔ اللہ کا قرب پانے اور دعائیں کرنے کی توفیق ملے۔"

(روزنامہ الفضل ۳ راگست ۲۰۰۴ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو

افتتاحی خطاب: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۰ رجولائی ۲۰۰۴ء اسلام آباد۔ ٹلفورڈ سرے میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں تقویٰ اللہ اختیار کرنے حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی، صلح کروانے، وعدہ خلافی، تکبر اور بدظنی سے بچنے کے بارے میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت

مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگلش، جرمن، عربی، فرنچ اور بنگالی زبان میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا "حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے　　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس شعر کا دوسرا مصرع الہامی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اے مسیح موعود کی جماعت تم جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا اور بیعت کی ہے تو یاد رکھو کہ تمہارا یہ دعویٰ تبھی سچا ہو سکتا ہے جب تم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو گے۔ اگر تقویٰ نہیں تو یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ تقویٰ کے بغیر یہ درخت جڑوں کے بغیر ہے جس کی جڑوں کو بیماریوں نے کھوکھلا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی جماعت کو اس دور میں نمونہ بنایا ہے۔ جماعت کی طرف وہی منسوب ہوں گے جن کی تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی کامل اطاعت اور عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کے حقوق یعنی معاشرہ کے حقوق بجالانے بھی ضروری ہیں۔"

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے چند احکامات الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ کے حضور جھکے رہنے اور معاشرہ کی تکالیف پر صبر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اللہ کی مدد صابرین کے ساتھ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ صبر کے ساتھ نیکیاں بجالانے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں"۔ حضور انور نے فرمایا کہ "احمدیوں کو ہمیشہ اللہ کے حضور جھکے رہنا چاہئے اور کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔"

معاشرے کی بعض برائیاں جو امن کو تباہ کر دیتی ہیں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ معاشرہ کی ایک بہت بڑی برائی بدظنی ہے جس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ سخت جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ آپس کے لڑائی جھگڑے کی بنیاد بدظنی ہوتی ہے اس سے بچنا چاہئے۔

معاشرہ میں امن قائم رکھنے کے لئے ایک اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ اگر دو بھائیوں میں ناراضگی ہو جائے تو صلح کروا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ اگر وہ آپس میں ناراض ہو جائیں تو صلح کروا دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو صلح کرواتا ہے اور بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔

تقویٰ سے دور لے جانے والی ایک بیماری فخر اور تکبر ہے دولت اور پیسے بڑائی کا باعث نہیں بلکہ نیکیاں بڑائی کا باعث ہوتی ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے تم میں سے معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تکبر کو سخت ناپسند

کیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ ایک احمدی کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے عاجزی اور انکساری کو طرۂ امتیاز بنائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ”معاشرہ کی ایک برائی وعدہ خلافی ہے حالانکہ عہدوں کی پابندی کرنا تقویٰ کی بنیادی باتوں میں شامل ہے۔ احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے ہر قسم کے عہدوں کی پابندی کیا کریں خواہ کاروباری عہد اور وعدے ہوں یا نکاح کا عہد ہو یا دینی عہد ہوں یا عہد بیعت ہو۔ جو لوگ معاہدوں کی پابندی نہیں کرتے وہ جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ جھوٹ بول کر کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوتی فوز عظیم سچائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ تمام برائیوں کی جڑ جھوٹ ہے۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ اللہ سچائی کا حامی اور مددگار رہوتا ہے“۔ حضور نے فرمایا ”یہ چند بنیادی باتیں ہیں، جو معاشرے میں فساد کا باعث بنتی ہیں۔ مومن کو ان سے بچنا چاہئے“۔ حضور انور نے دعا کی کہ ”اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں، اور جلسے کے ان دنوں میں اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے والے ہوں“۔

(روزنامہ الفضل ۵ر اگست ۲۰۰۴ء)

مَردوں کے عورتوں پر جیسے حقوق ہیں ویسے عورتوں کے مَردوں پر ہیں

۳۱ر جولائی - خواتین سے خطاب: حضور انور نے احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں عورتوں کے مقام ان کے حقوق و فرائض، اختیارات اور ذمہ داریوں کو بیان فرمایا نیز مغربی معاشرے کی طرف سے اس بارہ میں جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کو دینی تعلیمات کی روشنی میں پُر حکمت انداز میں رد فرمایا۔ حسب سابق حضور انور کا یہ خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ”دین حق کی تعلیم میں ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی احکامات موجود ہیں اور معاشرتی، گھریلو یا ذاتی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں ہمیں بتایا نہ گیا ہو اور قرآن کریم کے جن احکامات کی وضاحت ضروری تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور ارشادات سے سمجھا دیئے ہیں۔ قرآن کریم میں عورت کے فرائض، اختیارات اور ذمہ داریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مغربی معاشرہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ دین حق میں عورت کی حیثیت کم درجہ کی ہے۔ یہ ایک غلط پروپیگنڈہ ہے۔ یہ دجال کی چال ہے کہ آہستہ آہستہ عورتوں کا ہمدرد بن کر دین حق سے دور کر دیا جائے۔ حالانکہ دین حق نے عورت کو جو تحفظ دیا ہے اتنا کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت جیسی دین حق نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ جیسے مَردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مَردوں پر حقوق ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو۔ جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورت ہوتی ہے

اگر انہی سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیۡرُ کُمۡ خَیۡرُ کُمۡ لِاَھۡلِہٖ تم میں اچھا وہی ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔ حضور نے فرمایا بڑی وضاحت سے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مرد و عورت حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں۔ جس طرح عورت مرد کے تمام فرائض ادا کرنے کی ذمہ دار ہے اسی طرح مرد بھی عورت کے تمام فرائض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ مرد و عورت نکاح کے ایسے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں جو ایک معاہدہ ہے اور معاہدہ کی پاسداری دین کا بنیادی حکم ہے اور معاہدوں کو پورا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ٹھہرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا فرمان ہے کہ اگر مرد عورت سے حسن سلوک نہیں کرتا اور صلح صفائی سے نہیں رہتا۔ حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیسے ادا کرے گا۔ اس کی عبادت کس طرح کرے گا۔ کس منہ سے خدا سے رحم مانگے گا جبکہ وہ خود بیوی پر ظلم کر رہا ہے۔"

حضور انور نے فرمایا "جس طرح معاشرہ آہستہ آہستہ بہک رہا ہے اور بعض معاملات میں برے بھلے کی تمیز ختم ہو رہی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ احمدی عورتیں پاکیزہ نمونے قائم کریں اور معاشرے کو بتائیں کہ پردے کا حکم بھی ہمارا مقام بلند کرنے کے لئے دیا گیا ہے نہ کہ کسی تنگی میں ڈالنے کے لئے اور پردے کا حکم جہاں عورتوں کو دیا گیا ہے وہاں مردوں کو بھی حکم ہے کہ غضِ بصر کریں، نظریں نیچی رکھیں اور بے وجہ عورتوں کو نہ دیکھتے رہیں۔"

حضور انور نے فرمایا کہ "احمدی عورت اور بچی کا مقام یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے نیکیوں پر قائم رہنے کے جو طریق بتائے ہیں اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے کھول کر ہمارے سامنے رکھے ہیں کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ان راستوں پر چلیں اور ان حکموں پر عمل کریں اور دنیا کو بتائیں اور کھل کر بتائیں کہ عورتوں کے حقوق کی اگر حفاظت کی ہے تو دین حق نے کی ہے اور عورتوں کی معاشرے میں اگر عزت قائم ہے تو دین کی وجہ سے ہے۔"

فرمایا "اے دنیا کی چکا چوند میں پڑے رہنے والو! آج اگر معاشرے کو امن پسند بنانا چاہتے ہو تو دین حق کی تعلیم کو اپناؤ۔ آج اگر اپنی عزتوں کو قائم کرنا ہے تو حقیقی دین کی طرف آؤ۔ اگر اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانا ہے تو ہمارے پیچھے چلو۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" (روزنامہ الفضل ۷ راگست ۲۰۰۴ء)

دنیا کے ۱۷۸ ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے

جماعت احمدیہ عالمگیر پر افضالِ الٰہی کا تذکرہ: ۳۱ رجولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران سال جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال الٰہی کے نظاروں اور تائید الٰہی کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور مختلف شعبہ جات میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات کا جائزہ پیش فرمایا۔

حضور انور جب جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور انور

خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ ایم ٹی اے نے یہ خطاب Live نشر کیا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۹ تلاوت کی اور فرمایا "آج اس دوسرے دن کے خطاب میں دوران سال جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جماعت پر ہوتی ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شاید بارش کے قطرے تو گنے جا سکتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار کرنا ممکن نہیں رہا۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے جو وعدے کئے تھے ان کو کس طرح پورے فرما رہا ہے۔ اس زمانے میں بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے ہر روز ایک نئی شان سے ان فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ کیونکہ ان فضلوں کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ کسی کارکن یا کسی احمدی کو کبھی یہ خیال نہیں آیا اور نہ آنا چاہئے کہ جماعت کی یہ ترقی شاید ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے۔ بلکہ یہ نتیجہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہے"۔ حضور انور نے آغاز میں تلاوت کی گئی آیت کا ترجمہ پیش فرمایا کہ "وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں"

مالی قربانی: حضور نے فرمایا "جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کے ایسے عظیم نظارے دیکھنے میں آتے ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو کیسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو اپنے پر تنگی وارد کر کے بھی اللہ کی خاطر قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے"۔ حضور نے فرمایا "مالی سال ۰۴-۲۰۰۳ء میں دنیا بھر کی جماعتوں کے نہ صرف بجٹ پورے ہوئے بلکہ پہلے سے بڑھ کر مالی قربانیوں کی جماعت کو توفیق ملی۔ اور مجموعی طور پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال کی نسبت چوبیس فیصد زائد کی قربانی پیش کی ہے۔ ان مالی قربانیوں میں صف اول کے ممالک میں امریکہ نے ۲۰ فیصد، جرمنی نے ۱۵ فیصد، کینیڈا نے ساڑھے بارہ فیصد، بیلجیئم، سویڈن فرانس وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں۔ افریقن ممالک میں گیمبیا نے ۲۶ فیصد سے زائد اضافہ کیا اور وصولی کی۔ پھر قازقستان، آسٹریلیا، سیرالیون، نائیجیریا وغیرہ میں بھی بڑی تیزی سے مالی قربانی کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۸ ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد گزشتہ ۲۰ سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ۸۷ نئے ممالک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔ اس سال دو نئے ممالک جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے وہ سینٹ کٹس اور مارٹینق ہیں۔ سینٹ کٹس میں جماعت کا نفوذ ٹرینیڈاڈ کے سپرد تھا اور مارٹینق میں فرانس کو احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام: امسال پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں ۳۵۴ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ان میں سرفہرست ہندوستان ہے یہاں ۱۵۱ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں پھر بورکینا فاسو ہے یہاں ۵۱ مقامات پر اور سیرالیون میں ۱۸ نئی

جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

بیوت الذکر کی تعمیر: جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو بیوت الذکر پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی تعداد ۱۶۲ ہے۔ جس میں سے ۷۴ نئی اور ۸۸ بنی بنائی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ گزشتہ ۲۰ سال میں ۱۳ ہزار ۷۵۴ نئی بیوت الذکر کا اضافہ ہو چکا ہے ان میں سے ۱۱ ہزار ۵۶۰ بیوت اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت جماعت کو ملی ہیں"۔ حضور انور نے مختلف ممالک میں نئی بننے والی بیوت کی تفصیل سے آگاہ کیا اور فرمایا"اس سال بیت الفتوح مکمل ہوئی اور دنیا کے پریس نے اس کو بہت کوریج دی ہے۔ برطانیہ کے ایک مشہور اخبار Independent نے اپنے ہفتہ وار میگزین میں دنیا کی ۵۰ ماڈرن بلڈنگز میں بیت الفتوح کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ہندوستان میں دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۹ نئی بیوت الذکر کا اضافہ ہوا ہے اور یہاں بیوت الذکر کی کل تعداد ۲ ہزار ۵۴ ہو چکی ہے۔

دعوت الی اللہ کے مراکز: دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دعوت الی اللہ کے مراکز میں ۱۵۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اب کل تعداد ۱۳۹۸ ہو چکی ہے"۔ حضور انور نے مختلف ممالک میں بننے والے نئے مراکز کی تفصیل سے آگاہ فرمایا۔

تراجم قرآن کریم: گزشتہ سال تک مطبوعہ قرآن کریم کے تراجم کی تعداد ۵۷ تھی۔ امسال ہندوستان کی کنڑ ذازبان میں ترجمہ قرآن طبع ہوا ہے اس طرح اب کل تعداد ۵۸ ہو چکی ہے۔ حضور انور نے دوران سال چند زبانوں میں قرآن کریم کے دوسرے ایڈیشنز کی اشاعت اور بعض زبانوں میں پہلے دس پاروں پر مشتمل ترجموں کی طباعت کا ذکر فرمایا۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ترجمہ قرآن کا دوران سال نیا ایڈیشن تیار ہوا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے متبادل ترجمہ کو متعلقہ آیات کے ساتھ فٹ نوٹ میں دے دیا گیا ہے۔ اس وقت تک ۲۴ تراجم قرآن مکمل ہو چکے ہیں جو انشاء اللہ اس سال کے دوران چھپ جائیں گے۔

نئی کتب اور فولڈرز: دوران سال مختلف ممالک کی ۲۶ زبانوں میں ۸۴ کتب اور فولڈرز تیار ہوئے ہیں۔ اس وقت زیر تیاری ۱۳۸ کتب اور پمفلٹس وغیرہ ہیں۔ امسال طبع ہونے والی بعض کتب کا حضور انور نے تعارف کرایا اور حاضرین کو...... دکھایا۔ فرمایا"حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب توضیح مرام کا انگریزی ترجمہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے کیا ہے، شرائط بیعت کے موضوع پر حضور انور کے خطبات کو یکجا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ دینی لٹریچر اور تراجم قرآن کریم کی ۲۵۲ نمائشیں لگائی گئی تھیں جن کے ذریعہ ۵ رلاکھ ۱۳ ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ امسال جماعت نے ۲ ر ہزار ۹۳۶ بک سٹالز میں حصہ لیا اور ۱۰ لاکھ ۴۰ ہزار سے اوپر افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا۔ رقیم پریس کی گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں شاخیں ہیں۔ رقیم پریس اسلام آباد یو۔ کے سے اس دفعہ ۲ لاکھ ۱۰ ہزار سے اوپر کتابیں اور پمفلٹس شائع ہوئے ہیں۔ اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے بھی ۲ لاکھ ۱۷ ہزار کے قریب کتابیں اور پمفلٹس شائع ہوئے

ہیں۔حضور انور نے عربی، چینی، بنگلہ ڈیسک کے تحت شائع ہونے والی کتب کی تفصیل بتائی۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۳۶ ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔اسی طرح ۸ ممالک میں ۳۷۳ سکولز موجود ہیں۔حضور انور نے پریس اینڈ پبلیکیشنز ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا جائزہ بھی پیش فرمایا۔

وقف نو: گزشتہ سال واقفین نو کی تعداد ۲۶ ہزار ۳۲۱ تک پہنچ چکی تھی جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آغاز میں ۵ ہزار کا مطالبہ کیا تھا۔اس سال ان میں ۲ ہزار سے زائد کا اضافہ ہوا ہے۔اس طرح ۲۸ ہزار ۳۰۰ سے زیادہ تعداد ہو چکی ہے۔ان میں ۱۸ ہزار لڑکے اور ۱۰ ہزار لڑکیاں ہیں۔

ایم ٹی اے: ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔اب ۲۴ گھنٹے کی ٹرانسمٹ کرنے کی سہولیات بیت الفتوح سے بھی میسر ہیں۔اس کے سٹوڈیو کی نئے سرے سے تزئین کی گئی ہے۔ایم ٹی اے کے نئے معاہدے ہوئے ہیں۔ ایم ٹی اے کی ٹیم میں اکثریت رضا کاروں کی ہے جو وقف کے جذبے کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے......

ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت: ہومیو پیتھی کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔۵۵ ممالک میں ۶۳۲ چھوٹے بڑے شفا خانے اور کلینک کام کر رہے ہیں۔اور ان میں ایک لاکھ ۵۷ ہزار سے زائد لوگوں کا مفت علاج کیا گیا، جن میں سے ۲۶ ہزار سے زائد غیر از جماعت بھی تھے۔گھانا کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ کماسی کے قریب طاہر ہومیو کمپلیکس قائم ہے۔جہاں دوائیاں بھی بنتی ہیں ان کی مختلف پوٹینسیز بھی بنتی ہیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اردگرد بھی سپلائی کی جاتی ہے۔قادیان میں بھی ۳۵ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔اسی طرح طاہر ہومیو انسٹیٹیوٹ ربوہ خدام الاحمدیہ کے تحت چل رہا ہے۔وقار منظور بسرا صاحب اس کی نگرانی کرتے ہیں۔انہوں نے اس سال ۹۱ ہزار سے زائد مریضوں کو دیکھا ہے۔اس میں ۴۲ ہزار کے قریب غیر از جماعت تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ شفا پا رہے ہیں، بہت سے جو اولادوں سے محروم تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس علاج کی برکت سے اولادوں سے بھی نوازا۔"

حضور انور نے نادار اور ضرورت مند مریضوں کی امداد، ہیومینیٹی فرسٹ اور جماعت کی مرکزی ویب سائیٹ کے بارے میں تفصیلات بیان کیں اور حضور انور نے مختلف ممالک اور جماعتوں میں احمدیت کے نفوذ اور بیعتوں کے اعداد و شمار پیش فرمائے۔فرمایا کہ امسال ۳ لاکھ نئے لوگ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

حضور نے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کیا۔اور دنیا کی ہدایت کے لئے دعا کی۔اور آخر پر اجتماعی عالمی دعا کرائی۔　　(روزنامہ الفضل ۶ راگست ۲۰۰۴ء)

امسال جماعت احمدیہ میں ۳ لاکھ سے زائد سعید روحوں کی شمولیت

کل عالم کے کروڑوں احمدیوں نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی اور سجدہ تشکر ادا کیا

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۸ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ مورخہ یکم اگست ۲۰۰۴ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ کے موقع پر بارہویں عالمی بیعت کے ذریعہ تاریخ روحانیت میں ایک ایمان افروز اور روح پرور واقعہ رونما ہوا۔ جلسہ کے تیسرے اور آخری روز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر ۵ بجے اکناف عالم کے تمام احمدی اپنے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں عالمی بیعت کے لئے جمع ہوئے۔ اور ۳ لاکھ سے زائد نومبائعین بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ۲۵ ہزار احمدی احباب نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں موجود کروڑہا احمدیوں نے عالمی روحانی چینل احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ اپنے آقا کے پیچھے تجدید بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی بیعت کے لئے جب مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کا مبارک اور تاریخی کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ میں رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ ”امسال اب تک ۳ لاکھ ۴ ہزار ۹۱۰ بیعتیں حاصل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ثبات قدم عطا فرمائے اور ۱۰۱ ممالک میں سے ۲۳۱ قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ الحمدللہ“ اس کے بعد بیعت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ حضور انور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر روحانی و جسمانی تعلق بنایا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفرین منظر کے بعد کل عالم کے احمدیوں نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ تشکر ادا کیا۔ اس طرح سارا جہانِ احمدیت خدا کے حضور جھک گیا اور احباب جماعت نے اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سالوں میں کروڑوں سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں شامل کر کے کئے ہیں۔ سجدۂ تشکر کے ساتھ بارہویں عالمی بیعت کا یہ روح پرور نظارہ اختتام کو پہنچا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عالمی بیعت کا یہ روحانی سلسلہ جاری فرمایا تھا اور پہلی عالمی بیعت ۱۹۹۳ء میں ہوئی تھی جس میں دو لاکھ سے زائد سعید روحیں سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ پھر یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا اور دنیا بھر سے مختلف اقوام فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہوتی چلی گئیں۔ ان بارہ سالوں میں خدا کے فضل سے تقریباً ۱۷ کروڑ نئے احمدی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔“

عالمی بیعت کی بارہ تاریخ ساز تقاریب میں مندرجہ ذیل سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آئیں۔

سال	بیعتیں	سال	بیعتیں
۱۹۹۳ء	۲,۰۴,۳۰۸	۲۰۰۰ء	۴,۱۳,۰۸,۹۷۵
۱۹۹۴ء	۴,۲۱,۷۵۳	۲۰۰۱ء	۸,۱۰,۰۶,۷۲۱
۱۹۹۵ء	۸,۴۷,۷۲۵	۲۰۰۲ء	۲,۰۶,۵۴,۰۰۰
۱۹۹۶ء	۱۶,۰۲,۷۲۱	۲۰۰۳ء	۸,۹۲,۴۰۳
۱۹۹۷ء	۳۰,۰۴,۵۸۵	۲۰۰۴ء	۳,۰۴,۱۹۰
۱۹۹۸ء	۵۰,۰۴,۵۹۱	---	-----
۱۹۹۹ء	۱,۰۸,۲۰,۲۲۶	میزان	۱۶,۶۰,۷۲,۹۱۸

”

(روزنامہ الفضل ۴ راگست ۲۰۰۴ء)

قرب الٰہی کے حصول کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا ضروری ہے

اختتامی خطاب: یکم اگست ۲۰۰۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۸ ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں قرب الٰہی کے حصول کے ذرائع بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ”حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ضروری ہے اور اس کے لئے تدبیر۔ دعا اور صحبت صادقین اختیار کرنی چاہئے اور اس زمانہ کے امام نے قرب الٰہی کا ایک اہم ذریعہ نظام وصیت کو قرار دیا ہے اس میں شامل ہو کر اللہ کے فضلوں کا وارث بننا چاہئے“۔ حسب سابق حضور انور کا یہ خطاب احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کارواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ”الٰہی جماعتوں کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اس کوشش میں ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے اور کس طرح اس کی خوشنودی اور رضا حاصل کی جائے۔ اس زمانہ کے امام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ وہ کیا احکامات ہیں اور ان پر کس طرح عمل کیا جائے کہ انجام بخیر ہو۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کو ہمیشہ دو باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ ایک تو اللہ کی عبادت کرے اور دوسرے اس کی مخلوق سے سچی ہمدردی کرے اگر یہ دو باتیں تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو سمجھو کہ مقصد حیات کو پالیا۔“

حضور انور نے فرمایا کہ ”شیطان کے حملوں سے بچنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے کئی طریق بیان فرمائے ہیں۔ ۱۹۰۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعودؑ نے جو تقریر فرمائی اس کے چند اقتباسات حضور انور نے پڑھ کر سنائے جن میں قرب الٰہی کے حصول، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے طریق اور خاتمہ بالخیر کے ذرائع بیان

کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس مقصد کے حصول کے لئے تین ذرائع یہ بیان فرمائے کہ اول بد عادتوں سے پرہیز کریں۔ اپنے آپ کو نیکیوں میں لگائیں اور جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہئے۔ کیونکہ تدبیر بھی مخفی عبادت ہے۔ دوسرا طریق دعا ہے۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے اور تیسرا ذریعہ قرب الٰہی کا صحبت صادقین ہے۔“

حضور انور نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور انجام بخیر ہونے کے لئے ایک اور ذریعہ بھی ہے جو تمہیں نیکیوں پر قائم رکھنے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ انتہائی اہم نسخہ ہے اور اس سے اللہ کے دین کی اشاعت کے سامان بھی پیدا ہو رہے ہوں گے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو سکے گی اور وہ ہے نظام وصیت جو حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمایا ہے۔“

حضور انور نے فرمایا کہ ”۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ ''الوصیت'' لکھا اور اس کے لکھنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اور میرے بعد ایک تو خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا جو میرے کاموں کی تکمیل کرے گا اور دوسرے اس سلسلہ کو چلانے کے لئے ایسے مخلصین جماعت میں پیدا ہوتے رہیں گے جو روحانیت کے اعلیٰ معیار پر پہنچنے والے اور بہشتی قرار پائیں گے۔ اس وجہ سے ان کا علیحدہ قبرستان ہوگا جہاں ان کی تدفین ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے اس قبرستان کے لئے دعا کی کہ خدا اس میں برکت دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لی۔“

حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ”ہر احمدی کو فکر اور کوشش کر کے نظام وصیت میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ اس میں شمولیت کی برکت سے پاک روحانی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی ان دعاؤں کا بھی وارث بننا چاہئے جو آپ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔“ حضور انور نے فرمایا کہ ”اس نظام میں تا حال شامل ہونے والوں کی رفتار کم ہے اور ۳۸۰۰۰ افراد اس میں شامل ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھے اور ۲۰۰۵ء تک جب اس نظام پر ۱۰۰ سال پورے ہو جائیں تو ۱۵۰۰۰ نئی وصایا ہو جائیں۔ اور دوسری خواہش یہ ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جب نظام خلافت کے قیام پر ۱۰۰ سال پورے ہوں تو دنیا کے ہر ملک میں جماعت کے چندہ دہندگان میں سے کم از کم ۵۰ فیصد افراد ایسے ہوں جو نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے خدا کے حضور ایک نذرانہ ہوگا۔ خدام الاحمدیہ، انصاراللہ کی صف دوم اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔“

آخر پر حضور نے فرمایا کہ ”جلسہ میں شاملین کی تعداد ۲۵ ہزار کے قریب ہے۔ اختتامی دعا کے بعد حضور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے نغمات پیش کئے اور خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔“

(روزنامہ الفضل ۹ راگست ۲۰۰۴ء)

تصحیح: سہ ماہی اول ۲۰۰۴ء کے امتحان میں خصوصی گریڈ میں محمد اکبر خاں کی بجائے محمد اکرم فیض باب الابواب ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (قائد تعلیم)

صیام رمضان---جہاد اکبر کا ذریعہ

تعلق باللّٰہ اور قرب الٰہی کا سفر

از: نصر اللہ خان ناصر (ایڈیٹر)

ایک اعلیٰ درجہ کی زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد سے عبارت ہے۔ ہر دو حقوق کی کامل طور پر ادا کرنے سے نہ صرف ایک انسان کی دائمی زندگی بلکہ اجتماعی طور پر ان کی ادائیگی قومی احیاء و بقا کا موجب ہے۔ ایسی ہی زندگی انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت عطا کرتی ہے اور تقرب الی اللہ کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔ جب ایک دفعہ ظاہری طور پر مومنوں کی جماعت خطرات سے محفوظ ہو گئی اور شر اور فتنہ ٹل گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آئے ہو'' یعنی اگر جہاد کا عزم اگر خدا تعالیٰ کی تقدیر تھا تو یہ جہاد بالنفس بھی اسی کی ایک تقدیر ہے۔

انسانی زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ وہ رضائے ربّ کریم اور قربِ الٰہی کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ اس میں استقلال اختیار کرتا ہے۔ اس کے ثباتِ قدم میں ذرا بھی لغزش نہیں آتی تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی عبادات، اس کی مالی قربانیاں حسنِ اخلاق اور دینِ حق کی دعوت اور اشاعت سب قربِ الٰہی کے ذرائع بنتے ہیں۔ یہی عبادات ہیں جن سے اخلاق عالیہ پیدا ہوتے ہیں اور ایسے اخلاق سے ہی متصف نافع وجود بن جاتا ہے اور دراصل اسی مکتب عبادات سے ہی حسنِ اخلاق نشوونما پا کر اسے نفع رساں بنا دیتے ہیں۔

رمضان المبارک میں روزہ کی عبادت درحقیقت جہاد بالنفس یا جہاد اکبر ہی ہے۔ جس کی تعلیم مومنوں کے لئے ایک بہت بڑا احسان ہے۔ سورۃ البقرہ میں ہے۔

''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (آیت: ۱۸۴)

کہ اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم (اخلاقی اور روحانی کمزوریوں سے) بچو۔

روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کا حکم کسی نہ کسی رنگ میں پہلی قوموں کو بھی دیا گیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو جس رنگ میں تعلیم دی گئی ہے اُس کی نرالی شان ہے۔ اس عبادت میں جسمانی، اخلاقی اور روحانی

صحت اور نشوونما کا رنگ موجود ہے جو کسی اور قوم میں موجود نہیں۔ اس کا کچھ اجمالی خاکہ حسب ذیل ہے۔

○ صیامِ رمضان کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن۔ یعنی تم ظاہری اور باطنی شرور سے بچو۔ تو ظاہری اعتبار سے سال بھر میں ایک ماہ کے فرضی روزے ان کے آداب و شرائط کے ساتھ جسمانی طور پر بھی بہت مفید ہیں۔ انسان میں مشقت اور تکلیف میں برداشت کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ کسی آزمائش کی گھڑی میں مشکل حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

○ انسان کی اچھی صحت کا سبب اس کے جسم کی ضرورت پر متناسب غذا وقت پر لینا ہے۔ بعض اوقات خوراک کا نہ لینا بھی جسم کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے جسم میں غیر ضروری مواد جو ضعف اور بیماری کا موجب بنتے ہیں زائل ہو جاتے ہیں۔ روزہ کے ظاہری فوائد میں یہ تجربہ بھی سامنے آیا ہے کہ بعض عوارض اور بیماریاں روزہ کے نتیجہ میں دور ہو جاتی ہیں۔

○ روزہ کا اثر انسان کے عمومی اخلاق پر بھی پڑتا ہے جب وہ خود روزہ کے نتیجہ میں تکلیف برداشت کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں غرباء اور محتاجوں کی تکلیف کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی احساس اس کے اندر ضرورت مندوں اور محتاجوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے اخلاق پیدا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے ایام میں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات کے علاوہ فدیہ رمضان، روزہ کے سحر و افطار میں ضرورت مندوں کا خیال، صدقۃ الفطر کی تعلیمات اس ضمن میں دی گئی ہیں۔ گویا انسان کی سماجی اور تمدنی زندگی پر بھی روزہ کی عبادت کے گہرے اثرات ہیں۔

○ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن میں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ روزہ کے نتیجہ میں ثباتِ قدم حاصل ہوتا ہے۔ انسان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج ملتے ہیں قربانیاں دینے والے صرف امراء ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ اگرچہ بعض اوقات تم فاقہ مستی بھی اختیار کرتے ہو مگر رمضان کے روزے تو تم صرف میرے لئے رکھتے ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ......'' (بخاری کتاب الصوم) کہ میرا بندہ میرے لئے روزہ رکھتا ہے تو اس کی جزا میں خود بنوں گا یعنی وہ میری لقا حاصل کرتا ہے اور میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فقر و فاقہ کی زندگی گزارنے والوں کو یہ گر بتایا ہے کہ اگر وہ ایسی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی خاطر گذاریں گے تو بھی انہیں اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے۔ اور امراء کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ دنیا کے سب سامان میسر ہوتے ہوئے اگر وہ اس کی رضا کے لئے ''صائم'' والی زندگی گزاریں اور انقطاع دنیا کو اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا قرب عطا کرے گا۔

○ روزہ کی عبادت میں یہ بھی حکمت ہے کہ وہ ہر قسم کی منہیات اور سفلی زندگی سے روزہ دار کو محفوظ رکھتی ہے۔ اس طرح لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن کی غرض پوری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ روزہ کے آداب و شرائط کے ذکر میں احادیث میں ہے۔

(۱) ”وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ - فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّی صَائِمٌ ......“ (بخاری کتاب الصوم)

یعنی روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جس کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں نہ کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

(۲) ”مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ“ (ایضاً)

یعنی جو شخص جھوٹے بولنے اور اس پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

گویا جہاں ہر قسم کی کمزوریوں اور گناہوں سے بچنا حقیقت روزہ کو واضح کرتا ہے وہاں روزہ دار کے لئے ان تمام گناہوں کے حملہ کے سامنے روزہ ایک ڈھال بنتا ہے اور یہی حقیقی روزہ ہے۔

الغرض مومن روزہ کی عبادت میں استقلال ثبات قدم تاثیرات دعا کے زینوں کو اختیار کر کے محبت الٰہی میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور ایمان واحتساب سے رمضان سے مستفیض ہوتا ہے تو اس کے لئے قرب الٰہی کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ کہ اس کے لئے رضائے الٰہی کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہی جہاد بالنفس...... جہاد اکبر ہے جس کے نتیجہ میں نفسِ مطمئنہ سکون ورحمت کے مسکن یعنی دائمی محبت کے لئے پکارا جاتا ہے۔

یوم تحریک جدید ۸/اکتوبر۲۰۰۴ء

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ”یوم تحریک جدید“ ۸/اکتوبر ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقعہ پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اور خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اور حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:

○ احباب سادہ زندگی لباس کھانے اور رہائش میں اختیار کریں۔ ○ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ○ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ○ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ ○ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کریں۔ ○ قومی دیانت کا قیام کریں۔ ○ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائیں۔ ○ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے ۸/اکتوبر کو ”یوم تحریک جدید“ نہ منایا جا سکتا ہو تو اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ”یوم تحریک جدید“ منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

خورشیدِ زماں

چارۂ دردِ نہاں راحتِ جاں آئے گا
غیرتِ لالہ رُخاں رَشکِ بُتاں آئے گا
ظلمتِ ہجر میں قندیل سکوں جھلکے گی
کلبۂ حُزن میں فانوسِ اَماں آئے گا
نسخۂ دید سے پھر نبضِ جنوں سنبھلے گی
حجلۂ حُسن سے دَرمانِ فغاں آئے گا
مَرقدِ یاس سے اُمید بقا اُٹھے گی
قالبِ درد میں آسائشِ جاں آئے گا
غرفۂ ناز سے اَنوارِ سحر پھُوٹیں گے
خاورِ عیش سے خورشیدِ زماں آئے گا
عالمِ وَجد میں لہرائے گی مصلحؔ دُنیا
پَردۂ غیب سے وہ رقصِ گُناں آئے گا

(مولانا مصلح الدین راجیکی)

حضرت مولانا حافظ حکیم نورالدین (خلیفۃ المسیح الاوّل) سے اہل علم کے روابط

تحریر: مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت مولانا حکیم حافظ نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّل) برصغیر پاک وہند کے ایک جید عالم دین مفسر القرآن، محدث اور شاہی حکیم تھے۔ آپ عربی فارسی ہندی اور سنسکرت کے عالم تھے۔ تمام مذاہب کے بالمقابل دین حق کی برتری ثابت کرنے میں کوشاں رہے۔ آپ کو پادریوں، پنڈتوں، دہریوں اور دیگر فرقوں سے کامیاب مباحثوں کا موقعہ ملا۔ ہندوؤں اور آریوں کے جواب میں آپ نے کتاب ''نورالدین'' ـــــــ اور عیسائیوں کے عقائد کے رد میں ''فصل الخطاب'' تحریر فرمائیں۔

اہل علم کے آپ سے تعلقات: سرسید احمد خان آپ سے تورات کی تفسیر لکھوانا چاہتے تھے۔ ایک دفعہ سرسید احمد خاں نے آپ کے بارے میں تحریر کیا:

''آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے۔ جب یہ ترقی کرے تو کیا بنتا ہے؟

اس کا جواب اپنے مذاق کے موافق عرض کرتا ہوں۔

جب صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین ہو جاتا ہے۔'' (سید احمد۔ علی گڑھ ۸/مارچ ۱۸۹۷ء)

(مکتوبات سرسید جلد دوم صفحہ ۲۱۶، مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی ناشر مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور طبع دوم جون ۱۹۸۵ء و حیات نور صفحہ ۲۲۰)

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب اگست ۱۸۹۴ء میں نواب بہاولپور کے علاج کے سلسلہ میں بہاولپور تشریف لے گئے۔ نواب صاحب کے پیر و مرشد سرائیکی زبان کے مشہور صوفی شاعر اور عالم دین حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے آپ سے کہا۔

(ترجمہ) ''دراصل تو ہم آپ سے ملاقات کرنا اور قرآن پاک کے معارف سننا چاہتے تھے۔ علاج تو آپ کو بلانے کا ایک ذریعہ بن گیا۔''

نواب صاحب بہاولپور نے آپ کو ساٹھ ہزار ایکڑ زمین کی پیشکش کی کہ آپ یہاں ہی رہ جائیں مگر آپ یہ پیشکش رد کر کے اپنے آقا و مطاع حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے آپ کے بارے میں فرمایا-

''یہ مولوی نورالدین وہ بلا ہے جسے ہندوستان میں علاّمہ کہتے ہیں'' (اشارات فریدی حصہ سوم صفحہ ۴۴)

برصغیر پاک و ہند کے معروف عالم دین اور سیاسی راہنما مولانا عبیداللہ سندھی جو اپنی ''ریشمی رومال'' کی تحریک کی وجہ سے جانے جاتے ہیں- حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں:

''حکیم نورالدین بہت بڑے عالم قرآن تھے حاضرین میں سے ایک صاحب غصے میں آ گئے اور بڑے ناراض ہو کر کہنے لگے کہ مولانا وہ تو قادیانی تھے- مولانا مسکرائے اور بڑے تحمل سے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ حکیم نورالدین قادیانی نہیں ہے- میں نے جو بات کہی ہے وہ تو صرف اتنی ہے کہ وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے...... یہ باتیں حرم کے صحن میں ہوئیں-

دوسرے دن میں نے مولانا کے مکان پر ان سے حکیم نورالدین کے بارے تفصیل چاہی- فرمانے لگے کہ مَیں حکیم صاحب سے قادیان میں متعدد بار ملا- واقعی وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے مَیں تو کہوں ہندوستان سے باہر مَیں کئی اسلامی ملکوں میں رہ چکا ہوں اور یہاں مکہ معظّمہ میں مختلف ملکوں سے بڑے بڑے مسلمان علماء آتے رہتے ہیں مجھے ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے- مَیں کہتا ہوں کہ مَیں نے آج تک علوم قرآن کا اتنا بڑا عالم نہیں دیکھا جتنے حکیم نورالدین تھے-''

(عبیداللہ سندھی ارشادات وملفوظات از پروفیسر محمد سرور صفحہ ۳۲-۳۴)

<u>سیالکوٹ سے تعلق</u>: آپ کے تبحرِ علمی کا ہندوستان بھر کے بڑے بڑے علماء کو اعتراف تھا- آپ چونکہ سرسید احمد خاں کی تحریک کے بارہ میں اچھا خیال رکھتے تھے اور سیالکوٹ بھی علی گڑھ تحریک کا ایک مضبوط مرکز تھا- اس لئے آپ کی سیالکوٹ میں آمدورفت رہتی تھی- آپ جموں میں مہاراجہ کے شاہی حکیم تھے- اس لئے جموں کے لئے سیالکوٹ سے ہو کر آنا ہوتا تھا- پھر قبول احمدیت کے بعد چونکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۸ء سیالکوٹ میں قیام کیا تھا- اس لئے حضرت مولوی صاحب کی سیالکوٹ میں آمدورفت اور زیادہ ہوگئی- سیالکوٹ میں آمدورفت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ غلام قادر فصیح صاحب آپ کے ہم زلف تھے-

علامہ اقبال کے استاد شمس العلماء سید میر حسن صاحب کے ساتھ آپؑ کے دیرینہ مراسم تھے علامہ اقبال بھی آپ کی بہت عزت واحترام کرتے تھے- اہم مسائل میں آپ سے رجوع کرتے اور آپ کی اصابت رائے کے قائل تھے- جب بھی کسی علمی مسئلہ کے دریافت کرنیکی ضرورت پیش آتی تو علامہ کی نظر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّل) کی طرف اٹھتی تھی- علامہ اقبال کے تعلیمی دور سے لے کر حضرت مولانا کی وفات تک آپ سے خط وکتابت رہی- خطوط میں اہم فقہی مسائل کے بارے میں استفسار کیا گیا ہے- اس سلسلہ میں چند واقعات ہدیہ قارئین ہیں-

- علامہ اقبال جن دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھے اور آپ کے استاد سر تھامس آرنلڈ تھے- جنہوں نے سرسید

کی تحریک پر "پریچنگ آف اسلام" کے نام سے انگریزی میں کتاب تصنیف کی تھی جس کا اردو ترجمہ "دعوت اسلام" کے نام سے شائع ہوا۔ سرسید احمد خان کی وفات کے بعد پروفیسر آرنلڈ علی گڑھ سے گورنمنٹ کالج لاہور میں آ گئے تھے۔ اس کے باوجود مسٹر آرنلڈ تثلیث کے عقیدہ میں نہایت پختہ تھے بلکہ اپنے طلباء اور عام ملنے جلنے والے احباب سے تثلیث کے مسئلہ پر گفتگو کیا کرتے تھے۔ وہ عام طور پر کہا کرتے تھے کہ تثلیث کا مسئلہ کسی ایشیائی کے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ یہ بات انہوں نے اپنے ہونہار شاگرد علامہ اقبال سے بھی کی۔ علامہ اقبال نے حضرت مولانا کے سامنے اس سوال کو رکھا۔ اس سلسلہ میں مرزا خدا بخش صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے ڈاکٹر محمد اقبال ان دنوں میں لاہور میں تھے۔ مسٹر آرنلڈ صاحب جو پہلے علی گڑھ کالج میں تھا اور بعد ازاں اس کالج کو چھوڑ کر لاہور گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہو گیا تھا۔ اس بات کا مدعی تھا کہ تثلیث کا مسئلہ ایشیائی آدمی کے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ اہل یورپ ہی کا دماغ اس کے سمجھنے اور اس کی حقیقت کی تہ تک پہنچنے کے لئے مناسب واقع ہوا ہے۔

مسٹر اقبال نے اس امر کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ مسٹر آرنلڈ صاحب کے پاس جائیں اور کہیں کہ اگر آپ کا یہ دعویٰ صحیح و درست ہے تو خود مسیح علیہ السلام اور پھر تمام حوارین بھی ایشیائی تھے۔ انہوں نے اس کو اپنے دماغ میں کیسے جگہ دی ہوگی۔ جس کو سن کر مسٹر موصوف ایسا خاموش ہوا کہ صدائے برخاست کا مضمون صادق آتا ہے اور بعد ازاں سنا گیا تھا کہ مسٹر موصوف نے یورپ کی بھاری کانفرنس میں اس لاینحل اعتراض کو پیش کیا تھا۔ مگر کانفرنس سے کوئی تسلی بخش جواب نہ نکلا۔

("عسل مصفی" صفحہ ۲۵-۷۲۶ حصہ دوم از ابوالعطا مرزا خدا بخش صاحب قادیانی)

ڈاکٹر علامہ اقبال کی خط و کتابت: فقہ اسلامی کے بارے میں حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں ۱۹۰۹ء میں ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال صاحب نے چار سوالات بھجوائے۔

"۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے؟

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخ اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو؟

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لئے شرع محمدی کی پابندی لازمی ہے۔ اگر ہے تو ان مسلمان قوموں کی نسبت کیا حکم ہے۔ جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں۔ اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند ظاہر کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے۔ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطہ کا پابند نہیں یا کسی اور وجہ سے ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟"

یہ سوالات عصر حاضر کے نہایت اہم سوالات تھے جن کے مفصل جوابات پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل جیسی ماہر شخصیت ہی روشنی ڈال سکتی تھی۔ چنانچہ آپ نے ڈاکٹر صاحب کے سوالات کے اصولی جوابات قرآنی آیات پیش کر کے لکھ بھیجے تھے جن کا ملخص یہ تھا۔

۱۔ قرآن مجید گو مکمل ضابطہ حیات ہے مگر وہ مذاہب مختلفہ کو باہمہ اختلاف تباہ نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ قانون اسلامی کے اصل الاصول قرآن مجید میں موجود ہیں۔ مگر ان کی تفصیل کو اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہے اور اسی پر...... آج تک اسلامیوں کا عمل ہے۔ ہر مسلمان کے لئے اطاعت اللہ اطاعت الرسول اور اطاعت اولی الامر ضروری ہے۔ اگر اولی الامر صریح مخالفت فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنے شخصی وذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اس کا ملک چھوڑ دے۔ اولی الامر میں حکام وسلطان اول ہیں اور علماء درجہ دوم پر ہیں۔ تعزیری احکام کے ہم ذمہ دار نہیں ہو سکتے قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ آپ سلطنت فرعون کے ماتحت تھے اور ملکی قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں بلکہ پنچائیتی طور پر ہے تو بھی جائز ہے۔ چنانچہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک موقعہ پر خود فرعون مصر کو اپنے معاملہ میں منصف مقرر فرمایا۔

۳۔ شرع محمدی نام ہے قرآن، احکام نبوی، خلفاء راشدین، صحابہ، آئمہ دین (امام ابوحنیفہؒ، ابو یوسفؒ، محمدؒ، زفرؒ، حسنؒ) کے فیصلہ پر عملدرآمد کا۔ فتاویٰ عالمگیری بلکہ ہدایہ کے مقدمات دیوانی وفوجداری اور قوانین میں قرآن مجید وحدیث کے ہزارویں حصہ کا ذکر بھی نہیں آتا۔

میونسپلٹی اور سیاست مدن کے قواعد کی چھان بین کی جائے تو غالباً سارے کا سارا عرف پر مبنی ہے اور فوجی قوانین کی کوئی خاص کتاب میرے زیر مطالعہ آج تک نہیں آئی۔ اور اگر کوئی کتاب ایسی ہو بھی تو اس میں قرآن وحدیث کا ذکر بطور تبرک ہی آتا ہے۔ اور آئمہ دین کا ذکر بھی شاید ہی اس میں ملتا ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور کی آزادی میں وقتی ضرورت عرف سے کام لیا گیا ہے۔

۴۔ قرآنی نظریہ کے مطابق ایمان بتدریج ترقی کرتا رہتا ہے۔ پس جو لوگ لَا اِلٰہَ اِلاّ اللّٰہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں۔ وہ ایک حد تک مسلمان ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ پابند نماز بھی ہیں وہ پہلوں سے بڑھ کر مسلمان ہیں اور جو زکوٰۃ، روزہ اور حج کو بھی ادا کرتے ہیں وہ اور زیادہ پختہ مسلمان ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس۔ سب مساوی الایمان نہیں اور ہرگز نہیں۔"

(اخبار الحکم قادیان ۲۱/دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۲)

عربی ادب کی کتب کے بارے میں علامہ کے خط کا جواب: ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے عربی ادب کی اعلیٰ ترین کتب کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے راہنمائی چاہی۔ چنانچہ آپ نے ۲؍دسمبر ۱۹۱۲ء کو عربی کے ادبی لٹریچر کی ایک فہرست بھجوائی اور لکھا کہ علم عربی ادب کی اعلیٰ سے اعلیٰ کتاب مخل بالطبع ہو کر عرض کرتا ہوں اور اس امر میں بڑے بڑے ادیب میرے ساتھ ہیں حتیٰ کہ جرمنی کے عربی دان بھی کہتے ہیں کہ عربی کی بہترین کتاب قرآن مجید ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ایڈیشن اول صفحہ ۴۶۵)

(ڈاکٹر علامہ اقبال کے اصل خط کی نقل خاندان حضرت خلیفۃ اول کے پاس محفوظ ہے۔)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے محمد اقبال ڈاکٹر نے میرے ایک خط کے جواب میں لکھا تھا ''ڈریپر'' (Draper John William 1811-1882) مرگیا۔ اس کا فلسفہ بھی مرگیا۔ یورپ ہر روز نئے فلسفہ کا دلدادہ ہے میرے دل میں آیا یہ کیا بات ہے۔ ظہر کا وضو کرنے لگا القاء ہوا۔ انسان ہر انسان فنا ہوتا ہے اور نیا بنتا ہے کیا یہ انسان لغو ہے ہرگز نہیں۔ پھر القاء ہوا۔

سَنَسْتَدْرِ جُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَايَعْلَمُوْنَ ۔ (ہم انہیں درجہ بدرجہ تباہی کی طرف ان طرفوں سے کھینچ لائیں گے۔ جن کو وہ جانتے ہی نہیں۔ ناقل)

یہ تبدیلی ہمارا اپنا فعل ہے اور ایک حکمت پر مبنی ہے۔ حق کو آ رہے ہیں۔''

(از خط بنام خواجہ کمال الدین صاحب محررہ ۶؍مئی ۱۹۱۳ء از الفضل ۱۹؍ستمبر ۱۹۱۵ء)

بیوی کے بارے فتویٰ کہ طلاق ہوئی یا نہیں: ۱۹۱۳ء کا واقعہ ہے کہ علامہ نے لاہور کے ایک کشمیری خاندان میں نکاح کیا لیکن کسی شرپسند نے اس خاتون کے متعلق گمنام خطوط بھیج کر علامہ کو شکوک میں مبتلا کر دیا۔ لیکن بعد تحقیق خاتون پاک دامن معلوم ہوئی تو علامہ کو رجوع کرنے کے بارے میں بعض شکوک لاحق تھے کہ انہوں نے دل میں طلاق کا ارادہ کیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ کیا واقعی طلاق ہوگئی ہے یا نہیں۔ علامہ نے لاہور، امرتسر، لدھیانہ، دہلی، دیوبند، سہارنپور وغیرہ مقامات کے مستند اور اعلیٰ پایہ کے علماء کی طرف رجوع کرنے کی بجائے حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طرف رجوع کیا اور اپنے عزیز دوست اور یار غار کو حضرت مولانا کے پاس قادیان بھجوایا۔

علامہ کے قدیمی رفیق اور سوانح نگار برصغیر پاک و ہند کے نامور صحافی مولانا عبدالمجید سالک نے اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

انہیں (یعنی علامہ اقبال کو......ناقل) شبہ تھا کہ وہ چونکہ طلاق دینے کا ارادہ کر چکے تھے۔ اس لئے مبادا شرعاً طلاق ہی ہو

چکی ہو- انہوں نے مرزا جلال الدین کو مولوی حکیم نورالدین کے پاس قادیان بھیجا کہ ''مسئلہ پوچھ آؤ''

مولوی صاحب نے کہا کہ شرعاً طلاق نہیں ہوئی- لیکن اگر آپ کے دل میں کوئی شبہ اور وسوسہ ہو تو نکاح کر لیجئے- چنانچہ ایک مولوی صاحب کو طلب کر کے علامہ اقبال کا نکاح اس خاتون سے دوبارہ پڑھوایا گیا-''

(ذکر اقبال صفحہ ۷۰ از مولانا عبدالمجید سالک شائع کردہ بزم اقبال ۱۹۵۵ء)

حضرت مولانا کے طبی مشورے: ڈاکٹر سعد اللہ ایم اے پی ایچ ڈی نے علامہ اقبال کی زبان سے سنا- وہ درج ذیل ہے-

''میری والدہ کو درد گردہ اس شدت سے ہوتا تھا کہ ہمیں ان کی موت سامنے نظر آیا کرتی تھی- ایک دفعہ وہ درد گردہ سے بے ہوش پڑی تھیں- رات کا وقت تھا کہ حکیم نورالدین صاحب قادیانی نے آ کر ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا- حکیم صاحب نے جو گھر میں ہیجان دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے- ہم نے صورت حال بیان کی- حکیم صاحب نے کہا میں بھی ذرا دیکھوں- حکیم صاحب نے ایڑی کے قریب کسی رگ کو دبایا تو والدہ نے آنکھیں کھول دیں- حکیم صاحب نے کہا اب رات کا وقت ہے اس وقت تو سینک کرو- صبح باقاعدہ علاج ہوگا- صبح ہوئی تو حکیم صاحب نے والدہ کے لئے چوزہ تجویز کیا- کہا اس کا شوربہ پئیں اور گوشت کھائیں- اس علاج کا یہ اثر ہوا کہ والدہ کو پھر عمر بھر درد گردہ کی شکایت نہ ہوئی- والدہ عرصہ دراز تک چوزہ کھاتی رہیں- کھاتے کھاتے تنگ آ گئیں تو حکیم صاحب کو لکھا گیا کہ اگر مناسب ہو تو چوزے کا بدل بتا دیں- جواب آیا ''انڈا بدل ہے''

''ایک دفعہ جب میں انارکلی میں رہتا تھا- مجھے Gout کی شکایت ہوئی- حکیم نورالدین صاحب لاہور آئے ہوئے تھے- علی بخش کو ان کے پاس بھیجا کہ میں درد کی وجہ سے چلنے سے معذور ہوں- اگر آپ تشریف لے آئیں تو عنایت ہوگی- علی بخش کی معرفت جواب آیا کہ کھانا کھا کر مرغی کے پر کو حلق میں ڈال کر قے کرو- میں کھانا کھا چکا تھا-

علی بخش مرغی کا پَر لایا قے کردی- درد جاتا رہا- مستقل طور پر نہیں-

(ملفوظات اقبال صفحہ ۱۵۶-۱۵۷ مرتبہ محمود نظامی ناشر اشاعت منزل ہل روڈ لاہور طبع ثانی اپریل ۱۹۴۹ء)

علامہ اقبال نے ۱۹۱۳ء میں اپنے اکلوتے بیٹے آفتاب اقبال کو بغرض تعلیم قادیاں بھجوایا- یہ بھی علامہ کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے-

علامہ اقبال کے جماعت کے بارے میں خیالات اور تاثرات ہمیشہ اچھے رہے- اور تعلق رہا اور یہ طالب علمی کے زمانہ سے ہی تھا- چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے ساتھ اظہار عقیدت کا ہی رنگ تھا کہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی کی زبان سے نکلے ہوئے تیر و نشتر کا منظوم جواب دیا جس کا ایک شعر یوں ہے-

دیکھ لی اے سعدیا گندہ دہانی آپ کی　　　خوب ہو گی مہتروں میں قدر دانی آپ کی

خلافت ثانیہ کے دوران بھی الفضل میں اشاعت کے لئے آپ اپنی نظمیں بھجواتے تھے مذہب اور سائنس کے

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

جہاد کا حسین تصور

امن و سلامتی کے قیام کی اعلیٰ تعلیم

از: مکرم محمد احمد فہیم صاحب

قرآن کریم کی تعلیمات اپنے متبعین کو امن و سلامتی کی راہوں پر چلاتی ہیں۔ جہاد کا حسین تصور اسی امن و سلامتی کے لئے ہے۔ اصلاحِ نفس تربیت کا تقاضا کرتی ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتا ہے اور صفات باری سے متصف ہو کر محبت الٰہی کی انتہا کو پاتا ہے اور پھر اس کی مخلوق کی طرف جھکتا ہے قرآن کریم کی عظیم تعلیمات کی اشاعت، مالی قربانیوں سے خوش حال معاشرہ کا قیام اور دفاع یعنی دفعِ شر اور رواداری کے قیام سے قومی اور معاشرتی امن کے لئے جہاد اس حسین تعلیم کا حصہ ہیں۔ جسے محدود اور تنگ ذہن نے غلط روپ دیا۔ دینی مقاصد کے لئے ہر قسم کا مجاہدہ، عبادات کے ذریعہ سے ہو یا انفاق فی سبیل اللہ سے یا دیگر قربانیوں سے، جہاد کہلاتا ہے۔

○ **اصلاح و تربیت کا جہاد:** اصلاح و تربیت جہاد اکبر ہے یہ جہاد بالنفس۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: ۷۰) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف ہدایت بخشتے ہیں۔

اصلاح نفس کے ذریعہ جد و جہد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی ذات کو پانا ہی تخلیقِ انسانی کا مقصد ہے۔ ایک روایت ہے کہ ایک موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے فرمایا۔

"قَدِمْتُمْ مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ" (کنز العمال الجزء الرابع صفحہ ۴۳۰)

یعنی تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آئے ہو۔ یعنی تربیت اور اصلاحِ نفس کو بڑا جہاد قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ جہاد بالنفس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

> "اب ... اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعودؑ کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے

گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵)

○ **اشاعت قرآن کا جہاد:** اللہ تعالیٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے قرآن کریم کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت کو جہاد کبیر کہا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ○ (سورۃ الفرقان آیت ۵۳) یعنی تُو کافروں کی بات نہ مان اور اِس (قرآن) کے ذریعہ سے ان سے بڑا جہاد کر۔

حضرت امام فخر الدین رازیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اِس سے مراد کفار کا قتل نہیں بلکہ کفار کو وعظ ونصیحت تبلیغ اور دعا کے ذریعہ سے سمجھانا ہے جو اس قرآن کے ذریعہ سے ہی ممکن ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۰)

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ حسانؓ بن ثابت، عامر بن اکوع، طفیل بن عمرو، اسود بن سریع، عبداللہ بن رواحہ جیسے عرب کے اکابر شعراء نے قرآن مجید کی تعلیم سے متاثر ہو کر سر خم کر دیا تھا۔ چنانچہ لبید عرب کے مشہور شاعر تھے اور سبعہ معلقہ کی بزم مشاعرہ کے ایک رُکن تھے۔ اسلام کے بعد جب حضرت عمرؓ نے ان سے چند اشعار کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا جب خدا نے مجھ کو بقرہ اور آل عمران سکھائی تو مجھے شعر کہنا زیبا نہیں۔

انیس قبیلہ غفار کے شاعر تھے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کے بارہ میں سُنا تو مکہ آئے اور آنحضورؐ کی زبانِ مبارک سے کلامِ ربّانی کی کچھ آیتیں سُن کر واپس گئے۔ ان کے بھائی نے پوچھا کہ تم نے کیسا پایا، انہوں نے جواب دیا کہ قریش کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہیں، ساحر ہیں، کاہن ہیں ہم نے کاہنوں کا کلام سُنا ہے، یہ اُن کی بولی نہیں ہم نے شعر کے ایک ایک وزن کو دیکھ لیا ہے وہ شاعر بھی نہیں ہے، خدا کی قسم محمد سچے اور قریش جھوٹے ہیں۔

حضرت عمرؓ، حضرت جبیرؓ بن مطعم اور حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی جیسے جلیل القدر صحابہ بھی قرآن کریم سے متاثر ہو کر ایمان لائے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

اے عزیزو! سُنو کہ بے قرآن   حق کو پاتا نہیں کبھی انسان

اسی طرح حضرت مسیح موعود قرآن کریم کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ہم اِس بات کے گواہ ہیں اور تمام دُنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اِس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سُنی اور اُس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک

ہے- ہمارا دِل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے- سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اِس روشنی کی طرف ہر ایک کو بُلاتے ہیں- ہم نے اِس نُورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلمانی پردے اُٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے- یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آ جاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے-''

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۶۵)

○ **اموال کی قربانی کا جہاد:** خدا تعالیٰ کے دین کے لئے مال خرچ کرنا بھی جہاد ہے- قرآن کریم کے متعدد مقامات پر اس مالی جہاد کا ذکر ملتا ہے- چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

''...... وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ......'' (سورۃ الصّف: ۱۱)

کہ تم اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہو-

چنانچہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی اس جہاد کی تحریک کی گئی اُنہوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنا سب کچھ راہِ خدا میں نچھاور کر دیا- اِس قربانی کے چند واقعات ہدیۂ قارئین ہیں-

(۱) حضرت زیدؓ بن اسلم بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمرؓ بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی- ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا- میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابوبکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے میں آدھا مال لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا- حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا عمر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچّوں کے لئے چھوڑ آئے ہو- میں نے عرض کیا حضور آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں- اور ابوبکرؓ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے- حضورؐ نے ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا ابوبکر کتنا مال لائے ہو! اور کس قدر گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہو؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں- حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سُن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابوبکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا-'' (ترمذی ابواب المناقب فی مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ)

(۲) حضرت عثمان غنیؓ کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے- ''جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو بئرِ رومہ کے علاوہ کہیں پر میٹھا پانی پینے کو نہ تھا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اِس کنویں کو خریدے اور تمام مسلمانوں کے برابر ہی اُس میں حصّے دار بنے تو اُس کے لئے جنّت ہے تب حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کے لئے وہ کنواں خرید کر وقف کر دیا اور حضور کی خدمت میں پیش کر دیا-'' (جامع ترمذی ابواب المناقب مناقب عثمان ابن عفان)

(۳) حضرت عثمانؓ نے جنگ تبوک کے موقعہ پر دوسواونٹ اور ایک ہزار دینار آنحضور کی تحریک پر پیش خدمت کئے جس پر آپ نے فرمایا۔ "مَاضَرَّ عُثْمَانُ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ" آج کے اس عمل کے بعد عثمان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ اور یہ دو دفعہ فرمایا۔" (مشکوٰۃ باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ جلد سوم حدیث نمبر ۵۸۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حصولِ معرفتِ الٰہی کے آٹھ وسیلے بیان فرمائے ہیں۔ پانچویں وسیلہ کے بیان میں فرماتے ہیں۔

> "پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدائے تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدائے تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔
>
> جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع اُن کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم اُن کو اپنی راہیں دکھادیا کرتے ہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۸-۴۱۹)

○ <u>جہاد اصغر یا دفاع</u>: جب مخالفین دینِ حق کی آواز کو دبائیں اور مذہبی رواداری سے کام نہ لیں تو اُس وقت مومنوں کو دفاع کا حق دیتا ہے جسے جہاد بالسیف یا جہاد اصغر کہا گیا ہے۔ قومی زندگی اور بقا کے لئے دفع شر اور ظلم روکنا بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا موجب ہے۔ اور اس راستہ میں اٹھنے والی تلواروں کے سایہ تلے جنت ہے صحیح بخاری میں مسیح موعودؑ کی بابت یہ خبر دی گئی ہے کہ <u>يَضَعُ الْحَرْبَ</u> وہ جنگ کو موقوف کردے گا اور اس امر کی تصدیق قرآن کریم سے بھی ملتی ہے۔ چنانچہ سورۃ محمد کی آیت ۵ میں حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ...... الخ کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

> "تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ يَضَعُ الْحَرْبَ جاری ہو چکا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۸)

جہاد کے بارہ میں وہی تعلیم واجب العمل ہے جو موقع محل کے مطابق ہو اور ایک واجب الاطاعت وجود اس کی راہنمائی کرے۔ یہی جہد مسلسل حقیقی جہاد ...... اور خیر کثیر کا موجب ہے۔

بسلسلہ تعلیمی نصاب سہ ماہی سوم

(۱) تعارف کتاب: ''لیکچر لاہور''

تلخیص و تعارف: فضل احمد شاہد صاحب

لیکچر لاہور...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ لیکچر ہے جو ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا- اس لیکچر کے لئے احباب لاہور نے پہلے سے اشتہار دیا تھا اور اس کا بہت چرچا تھا- اس لیکچر کو 12 ہزار سے زائد افراد نے سنا- لیکچر سنانے کی سعادت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو حاصل ہوئی - یہ لیکچر تین گھنٹے میں ختم ہوا- مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جب لیکچر پڑھتے تھے تو لوگوں پر محویت کا عالم طاری ہو جاتا تھا اور جب دورانِ لیکچر قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے تو لوگ لحن داودی سے جھوم جاتے اور مجمع پر ایک سناٹا سا چھا جاتا- حضور کا یہ لیکچر پڑھے جانے سے قبل ہی میاں معراج الدین صاحب عمر سیکریٹری انجمن فرقانیہ و حکیم شیخ نور محمد صاحب مالک ہمدم صحت لاہور نے رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور سے شائع کر دیا-

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس لیکچر میں ملک کے تین مذاہب اسلام، عیسائیت اور آریہ مذہب کا موازنہ فرما کر اسلام کی برتری ثابت فرمائی ہے- لیکچر کے دوسرے حصہ میں حضور نے اپنا دعویٰ پیش فرمایا ہے- اس ایمان افروز لیکچر کی بعض خاص باتیں درج ذیل ہیں-

۱- سچا مذہب: حضرت بانیؑ سلسلہ احمدیہ سچے مذہب کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں-

''سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رُک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے-'' (صفحہ ۱۴۸-۱۴۹)

۲- معرفت کاملہ: حضرت اقدسؑ معرفت کاملہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے پیارو! یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفتِ تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر نوح کی قوم کو وہ معرفت تامہ حاصل ہوتی جو کامل خوف کو پیدا کرتی ہے تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی - اور اگر لوط کی قوم کو وہ پہچان بخشی جاتی تو ان پر پتھر نہ برستے - اور اگر اس ملک کو ذاتِ الٰہی کی

وہ شناخت عطا کی جاتی جو بدن پر خوف سے لرزہ ڈالتی ہے تو اس پر طاعون سے وہ تباہی نہ آتی جو آ گئی..... اے سست ہمتو اور طلبِ حق میں کاہلو! تم تھوڑی معرفت سے اور تھوڑی محبت سے اور تھوڑے خوف سے کیونکر خدا کے بڑے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ گناہ سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اور اپنی محبت سے دل کو پُر کر دینا اسی قادر و توانا کا فعل ہے اور اپنی عظمت کا خوف کسی دل میں قائم کرنا اسی جناب کے ارادہ سے وابستہ ہے۔ اور قانون قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفت کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ اور خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفتِ کاملہ ہے پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی۔ اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بے باکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجتمند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔'' (صفحہ ۱۵۰-۱۵۱)

۳۔ عمل صالح: آپؑ اس لیکچر میں عمل صالح کی تعریف میں سورۃ کہف: ۱۱۱ کی روشنی میں فرماتے ہیں:

''جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہیئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں۔'' (صفحہ ۱۵۴)

۴۔ توبہ: توبہ کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس اُٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو.... تم خدا سے صلح کر لو وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔'' (صفحہ ۱۷۴)

۵۔ سیرت رسولؐ: مامورِ زمانہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:

''وہ نبی اور رسول اور صاحبِ کتاب اور صاحبِ شریعت جس کی اُمت کہلانے کا ہم سب کو فخر ہے اور جس کی شریعت پر سب شریعتوں کا خاتمہ ہے اس کی سوانح کی طرف نگاہ کرو کہ کس طرح تیرہ برس تک مکہ میں تنہائی اور غربت اور بے کسی کے عالم میں منکروں کے ہاتھ سے تکلیفیں اُٹھائیں اور کیونکر تحقیر اور ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنے رہے اور آخر مکہ سے

بڑے ظلم اور تعدی سے نکالے گئے۔ کس کو خبر تھی کہ آخر وہ کروڑہا انسانوں کا امام اور پیشوا بنایا جاوے گا۔'' (صفحہ ۱۷۹-۱۸۰)

۶۔ بعثت کے اغراض: حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی بعثت کی اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اُس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں اُن کو ظاہر کردوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کو ماننے کے لئے مستعد ہوں۔'' (صفحہ ۱۸۰)

۷۔ ایک انقلابِ عظیم کی خبر: مامورِ زمانہ اپنے لیکچر میں ایک انقلابِ عظیم کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں دیکھتا ہوں کہ جب خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اُسی وقت سے دنیا میں ایک انقلابِ عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اُتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایتِ الٰہی اُن میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے۔ تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آرہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے۔'' (صفحہ ۱۸۱)

تبصرہ کتب

نشانِ کبیر

نام کتاب: نشانِ کبیر خودنوشت سوانح: ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند صفحات: ۲۵۶

''نشانِ کبیر'' ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی خودنوشت سوانح ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو ۱۹۲۵ء میں احمدیت کی قبولیت کی سعادت حاصل ہوئی اس کے نتیجہ میں ان کے اندر ایک نیک تبدیلی کا آغاز ہوا ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

''میں بے نماز تھا نمازی بن گیا بداعمال اور بد اخلاق اور حرام کھانے والا اب نیک بااخلاق، سچا دیانتدار اور متقی بن گیا۔ علم دین کی پیاس لگ گئی عربی صرف ونحو کے اسباق کا مطالعہ کیا قرآن کا ترجمہ پڑھا۔ صحیح بخاری پڑھی حضرت مسیح موعود کی سب کتابیں براہین احمدیہ سے پیغام صلح تک میں نے مطالعہ کیں''

دعوت الی اللہ کے شوق میں کئی مباحثے کئے اس دوران قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا مشاہدہ کیا عربوں میں مکتوب احمد کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ کئی کتب اور کئی تراجم شائع کئے اخبار البشریٰ کی ادارت کا اعزاز حاصل ہوا۔ گویا آپ تاوفات اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد رہے جنہیں اختصار کے ساتھ اس کتاب میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

قبولیت دعا کے واقعات اور مخالفوں کی تادیب، سچی خوابوں کا سلسلہ، انفاق فی سبیل اللہ اور اس کی برکات، توکل علی اللہ کے نظارے، خلافت سے غیر متزلزل وابستگی اور اطاعت۔ مرکز کی بار بار زیارت اور آخر کار مرکز میں رہائش اختیار کر لی اور ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کر کے فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی انہی خدمات کو سراہتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بیلجیئم کے شہر انٹورپن میں احمدیہ مشن کا نام دارالتبلیغ عزیز رکھا۔ (م۔خ۔الف۔ق)

جذبات کی لہریں

نام کتاب: جذبات کی لہریں تعداد صفحات: ۸۰

زیر تبصرہ کتاب جذبات کی لہریں مکرم عبدالباری قیوم صاحب کی ان نظموں اور غزلوں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ابتداءً کہی تھیں۔ ان میں سے بعض منظومات شائع بھی ہو چکی ہیں۔ موصوف متعدد کتب ترتیب وتالیف کے بعد شائع کر چکے ہیں۔ آپ کے اسی علمی مزاج کی عکاسی کتاب زیر تبصرہ سے ہوتی ہے۔ آپ کی تالیفات میں

باقی صفحہ ۴۰ پر

سونف ایک مفید دوا

(ماخوذ)

سونف کو عربی میں رازیانج، فارسی میں بادیان اور انگریزی میں Fennel کہتے ہیں جبکہ اردو اور پنجابی میں سونف ہی کہتے ہیں۔ سونف ایک پودے کے بیج ہیں۔ سونف ایک مفید دوا بھی ہے۔ چھوٹے چھوٹے پھول کی طرح بیج ہوتے ہیں جن سے خوشبو آتی ہے، پھر یہ سونف میں بدل جاتے ہیں۔ گچھوں کو کاٹ کر سونف کو الگ کرلیا جاتا ہے اور جڑ الگ کرلی جاتی ہے۔

سونف کی دو اقسام ہیں: جنگلی اور بستانی۔ سونف کا پودا تقریباً ساری دنیا میں پایا جاتا ہے۔ اطبا نے اس کا مزاج گرم وخشک بتایا ہے۔ سونف ہمارے ہاں بہ کثرت استعمال ہوتی ہے۔ اسے منہ کو خوشبودار بنانے کے علاوہ کھانے کی مختلف اشیاء مثلاً اچار، سالن، ٹھنڈائی، سردائی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پان سپاری سے بہتر ثابت ہوتی ہے۔

طب میں بطور دوا اس کا استعمال صدیوں سے ہے۔ سونف مدر بول ہے، یعنی پیشاب آور ہے۔ اس مقصد کے لئے سونف کا عرق اور شربت استعمال کرایا جاتا ہے۔ سونف خواتین میں دودھ کی مقدار بڑھاتی ہے۔ اپنے پیشاب آور اثرات کے سبب پتھری نکالنے والی ادویہ کے ہمراہ اس کا استعمال مفید ہے۔ سونف درد قولنج میں فائدہ دیتی ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق سونف میں روغن فراری، پیٹاسون، پیکٹن، نشاستہ، کوٹیکسن، آیوڈین، حیاتین الف (وٹامن اے)، تھایامین، رائبوفلاوین، نایاسین اور حیاتین ج (وٹامن سی) پایا گیا ہے۔ ایلومینیم، بیریم، کیتھیم، تانبا، مینگانیز، سیلیکون اور ٹائٹینیم بھی خفیف مقدار میں ہوتے ہیں۔ سونف کے تیل کا اہم جزو منتھول ہے۔ اس میں فلیوونائڈز، حیاتین الف، حیاتین ج، کیلشیم اور پوٹاشیم بھی ہوتا ہے۔

(۱) سونف دیسی گھی میں بھون کر اس میں شکر ملا کر صبح وشام ۹-۹ گرام کھانے سے دست بند ہوجاتے ہیں۔ اگر ان میں بیل گری کا اضافہ کرلیا جائے تو یہ دست روکنے کی بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔

(۲) جگر کے امراض میں سونف کی جڑیں مفید ہیں۔ معدے، جگر اور گردوں کے امراض میں سونف کی جڑیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔

(۳) سونف چھ گرام، سنامکی ۶ گرام، دونوں کو جوش دے کر چھان کر حسب ضرورت شکر ملا کر پی لیا جائے تو قبض دور ہوجاتی ہے۔

(۴) جن لوگوں کو وحشت وخوف اور دل تیز دھڑکنے کی شکایت ہو وہ سونف پانچ گرام اور گل گاؤزبان پانچ گرام کو جوش دے کر چھان کر اس میں شہد ایک چمچہ ملا کر چند روز صبح نہار منہ پی لیں تو بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۵) معدہ کی تیزابیت: سونف اور ملٹھی مقشر، ہم وزن پیس کر رکھ لیں۔ صبح، دوپہر اور شام کو کھانے سے قبل دو گرام شربت سونف ایک چمچے کے ساتھ لینے سے معدے کی جلن اور تیزابیت میں فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) تبخیر معدہ: سونف کاسرِ ریاح ہونے کی وجہ سے تبخیر معدہ میں بہت مفید ہے۔ تبخیر معدہ کی شکایت والے سونف کو پیس کر صبح وشام پانچ پانچ گرام بعد از غذا کھالیا کریں یا جوش دے کر پی لیا کریں۔

(۷) ضعف بصارت: سونف کا سفوف پانچ گرام ہمراہ گاجر کا رس ایک گلاس چند روز تک مسلسل پینا مفید ہے۔

(۸) سفوف مقوی بصر: نئی سونف ۲۵۰ گرام صاف کر کے، میٹھے بادام ۱۲۵ گرام، کالی مرچ ۵۰ گرام لے لیں۔ ان تینوں کے برابر وزن شکر ملا کر سفوف بنا لیں۔ روزانہ صبح دو چمچے ایک گلاس دودھ کے ساتھ کچھ عرصے تک استعمال کرنے سے بصارت کو طاقت ملے گی، دماغ کو تقویت ہوگی۔ جس سے نظر بہتر ہو جائے گی۔

(۹) ہاتھ پاؤں جلنا: جن لوگوں کو ہاتھ پاؤں جلنے کی شکایت ہو ایسے لوگ روزانہ صرف سونف ۶ گرام تازہ پانی سے کھا لیا کریں۔ انہیں فائدہ ہوگا۔

(۱۰) بچے کی ریاح: چھوٹے شیر خوار بچے عموماً پیٹ کے امراض کا شکار ہوتے رہتے ہیں جن میں ریاح بھر جانا سب سے عام ہے۔ ایسے بچوں کو چھ گرام سونف جوش دے کر چھان کر دن میں چار یا پانچ مرتبہ ایک ایک چمچہ پلانا مفید ہے۔

(۱۱) بھوک نہ لگنا: جن لوگوں کو بھوک نہ لگنے کی شکایت ہو وہ ذیل کا جوشاندہ پندرہ روز پی لیں۔ بھوک اچھی طرح لگے گی: ''پودینہ خشک چھ گرام، سونف چھ گرام، مویز منقا ۹ دانے، آلو بخارا خشک پانچ عدد، آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر روزانہ صبح نہار منہ پی لیا جائے۔

(۱۲) عرقِ سونف: سونف کا عرق بھی کشید کیا جاتا ہے جو طب مشرقی میں صدیوں سے مستعمل ہے۔ یہ پیشاب کی رکاوٹ کے لئے مفید ہے اور ریاح بھی خارج کرتا ہے۔ (بشکریہ ہمدرد صحت جولائی ۲۰۰۴ء)

بقیہ از صفحہ ۲۸

عنوان سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے علامہ کی صدارت میں کی تھی۔ جس پر علامہ نے بہت اچھے ریمارکس دیئے تھے علامہ کی بیماری کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان کی عیادت کو بھی جاتے رہے اور علامہ دعا کے لئے بار بار کہتے ۱۹۳۱ء میں جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو علامہ اقبال نے زور دے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس کا صدر بنایا اور دو سال تک ان کے ساتھ مکمل تعاون کرتے رہے۔ ۱۹۳۴ء کو جب احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف پنجاب گورنمنٹ کے ایما پر تحریک چلائی تو علامہ ان کی باتوں میں آ گئے کہ آپ جیسا آدمی جو اتنے بڑے سٹیٹس اور مقام کا حامل ہو مرزا بشیر الدین محمود احمد کے تحت کام کرے، وغیرہ وغیرہ۔ تو علامہ پیچھے ۱۹۳۵ء میں خود علامہ نے بھی امارت اور بیعت کی بنیاد پر جمعیت المسلمین کے نام سے جماعت بنانے کی کوشش کی تھی۔ جس کے لئے بیعت فارم بھی بنا لئے گئے تھے۔ مگر علامہ کی اچانک بیماری نے علامہ کو اس جماعت کے قیام کی مہلت نہ دی۔ آخری ڈیڑھ دو سال تو علامہ خرابی صحت کا شکار رہے ان کی زبان بند ہو چکی تھی اشاروں سے بات کرتے تھے یا سرگوشی کر سکتے تھے اور پھر اسی دوران علامہ ۲۱ر اپریل ۱۹۳۸ء کو وفات پا گئے۔

تصحیح: نظارت صنعت و تجارت کے زیر اہتمام مقابلہ مضمون نویسی میں مکرم قیصر محمود صاحب دفتر وکالت علیاء کا مضمون اوّل رہا یہ مضمون ماہ جولائی ۲۰۰۴ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔ جس میں غلطی سے نام قیصر محمود صاحب جامعہ احمدیہ شائع ہوا ہے۔ قارئین تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

نتیجہ امتحان انصاراللہ سہ ماہی دوم ۲۰۰۴ء

امتحان سہ ماہی دوم میں ۷۴۷۵ انصار نے شمولیت کی نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے اسماء درج ذیل ہیں۔

اوّل: ۱۔مکرم عبدالمنان محمود شاہکوٹی نارتھ کراچی دوم: مکرم عبدالسلام ارشد(اسلام آباد)

سوم: ۱۔مکرم منصور احمد لکھنوی گلشن اقبال شرقی کراچی ۲۔مکرم مبارک احمد خاں کاٹھگوی(دارالنصر شرقی ربوہ)

۳۔مکرم محمود مجیب اصغر(اٹک)

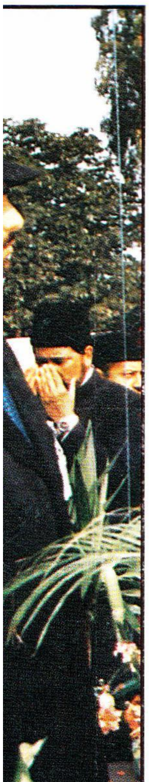
خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:۔ ۱۳۰ انصار نے خصوصی گریڈ حاصل کیا جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

ربوہ: مکرم ناصر احمد (ناصر آباد شرقی)،مکرم منظور احمد خان (دارالعلوم غربی حلقہ خلیل)،مکرم شاہ محمد حامد گوندل (طاہر آباد جنوبی)،مکرم محمد اکرم خان فیض (باب الابواب)،مکرم عبدالرشید منگلا،مکرم عبدالسمیع خان (دارالرحمت شرقی الف)،مکرم محمد انور نسیم (دارالیمن وسطی حلقہ سلام)،مکرم راجہ محمد فاضل (نصیر آباد عزیز حلقہ غالب) مکرم حبیب اللہ شاد (دارالنصر شرقی) مکرم راجہ محمد صادق (نصیر آباد حلقہ غالب) مکرم منظور احمد (دارالعلوم شرقی حلقہ برکت) مکرم میاں عبدالغفور طور (دارالصدر غربی قمر)،مکرم حکیم محمد نسیم (دارالنصر غربی الف حلقہ اقبال)،مکرم ڈاکٹر چوہدری محمد خاور (دارالیمن شرقی) مکرم رؤف احمد بٹ (دارالعلوم شرقی نور)، مکرم مرزا محمد برہان (باب الابواب)،مکرم محمد اسلم صابر (دارالفضل غربی)،مکرم سیّد جلید احمد (کوارٹر تحریک جدید دارالصدر جنوبی) **ضلع کراچی:** مکرم مبارک احمد ہاشمی (ڈرگ روڈ)،مکرم ذکاء اللہ ڈھڈی،مکرم یعقوب احمد بٹ،مکرم مجیب احمد خان،مکرم ملک محمد شفیق،مکرم مقبول الٰہی ملک،مکرم محمد ظفر اللہ،مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد،مکرم حمید اللہ،مکرم ساجد جمیل ملک،مکرم ریاض احمد شاد،مکرم محمد سرور (ڈرگ کالونی)،مکرم ہبۃ اللہ کاہلوں (محمود آباد)،مکرم ملک طاہر احمد خان (محمود آباد) مکرم محمود احمد وینس (کورنگی)،مکرم شفیق احمد شاہد (نارتھ کراچی)،مکرم حمید الدین احمد،مکرم مصور احمد طاہر (ماڈل کالونی)،مکرم سلیمان احمد شاہد،مکرم بشیر الدین صدیقی،مکرم سفیر احمد باجوہ (گلشن جامی)،مکرم عبدالمجید ناصر (النور سوسائٹی)،مکرم کرامت حسین مختار (اورنگی ٹاؤن)،مکرم ملک خلیل احمد ناصر (گلستان جوہر)،مکرم غلام سرور (کلفٹن) مکرم ڈاکٹر منور احمد (گلشن اقبال)،مکرم مجیب احمد ناصر (النور کراچی) مکرم مسترت شمیم قریشی (النور کراچی)،مکرم شعیب احمد ہاشمی (گلشن اقبال) مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل (النور کراچی وسطی)،مکرم عصمت اللہ صابر،مکرم ملک محمد صدیق (محمود آباد)، مکرم سیّد محمد داؤد (تیموریہ کراچی)،مکرم محمد ابراہیم شاد (گلشن جدید)،مکرم عبدالباری قیوم شاہد (مارٹن روڈ) **ضلع لاہور:** مکرم مجید الرحمٰن (جوہر ٹاؤن)،مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی ،مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر (نشاط کالونی)،مکرم مجید احمد بشیر (ڈیفنس)،مکرم محمد سلیم اختر (سلطان پورہ)،مکرم پروفیسر محمد رشید طارق،مکرم محمد اسحٰق چوہدری،مکرم شیخ مامون احمد،مکرم شمیم احمد صدیقی (بیت الاحد)،مکرم شمس الدین سیال (بیت التوحید)،مکرم نصیر احمد قریشی (غازی آباد مغلپورہ) مکرم نعمت اللہ قریشی (جوہر ٹاؤن)،مکرم سلطان احمد بھٹی،مکرم محمد ظفر اقبال ہاشمی،مکرم عبدالباسط خان،مکرم عبدالکریم خالد،مکرم منیر الدین،مکرم عبدالسلام ہبگوی (بیت التوحید) مکرم ماسٹر بشیر احمد (سلطان پورہ)،مکرم چوہدری محمد سعید اشرف، (مغلپورہ شمالی)،مکرم ڈاکٹر عبدالشکور (سمن آباد)،مکرم خالد مسعود خان (فیصل ٹاؤن)،مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد (ٹاؤن شپ)، مکرم میجر محمد افضل خان (ماڈل ٹاؤن)،مکرم چوہدری نثار احمد (ڈیفنس) **راولپنڈی:** مکرم رفیق احمد قریشی ،مکرم کیپٹن علم دین مشتاق (پشاور روڈ) **اسلام آباد:** مکرم ایم اے لطیف شاہد (اسلام آباد وسطی) مکرم عبدالمنان فیاض ،مکرم چوہدری مبارک علی حسنات (اسلام آباد شرقی) مکرم



عطاء الرحمٰن خان (اسلام آباد جنوبی) مکرم کرنل محمد احسان پراچہ، مکرم ملک عبدالحمید، مکرم محمد منظور احمد خان ایاز، مکرم گروپ کیپٹن منیر احمد (اسلام آباد غربی) مکرم حمید المحامد حامد (اسلام آباد شمالی) **ضلع فیصل آباد:** مکرم محمد اصغر عتیق، مکرم جلال الدین اکبر، مکرم مظفر حسین، مکرم ڈاکٹر بشیر حسین تنویر، مکرم سیّد محمد یحییٰ (دارالحمد)، مکرم مشتاق احمد ہاشمی (دارالنور)، مکرم چوہدری احمد دین (دارالذکر) مکرم میاں عبدالحفیظ (۱۰۸ ج ب تلونڈی)، **ملتان:** مکرم چوہدری محمد اکبر گوندل (حسین آباد)، مکرم محمد لطیف ملک (پاک عرب کھاد فیکٹری)، مکرم فضل الرحمٰن ملک (کھاد فیکٹری)، مکرم غلام سرور حافظ، مکرم اختر الاسلام، مکرم اخوند محمد ظفر اللہ خان (گلگشت کالونی)، مکرم مرزا نفیس احمد (حسن آباد) **متفرق:** مکرم ملک محمود احمد اعوان (ڈیرہ اسماعیل خان)، مکرم محمد انور گوگا (منگلا جہلم)، مکرم سیّد عبدالکریم طاہر (رسالپور نوشہرہ)، مکرم محمد اشرف (چک چٹھہ حافظ آباد)، مکرم میاں نذر محمد درویش، مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید (حافظ آباد)، مکرم مظفر احمد ابڑو (انور آباد لاڑکانہ)، مکرم محمد آصف گھمن (حاجی پورہ سیالکوٹ)، مکرم جلال الدین شاد (سیالکوٹ شہر)، مکرم مسعود احمد لون (چونڈہ سیالکوٹ) مکرم عبدالمجید زاہد (کنری میر پور خاص)، مکرم منور احمد اعوان (چکوال شہر)، مکرم چوہدری محمد ابراہیم خان (سمنگلی کوئٹہ)، مکرم ڈاکٹر محمد اکرام (گوجرانوالہ)، مکرم مرزا خالد احمد (گوجرانوالہ شرقی)، مکرم میاں نثار احمد، مکرم ڈاکٹر سیّد مسعود احمد شاہ (حیات آباد پشاور)، مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر)، مکرم ملک عبدالسلام (حلقہ مراد آباد سرگودھا)، مکرم خواجہ مبارک احمد (کوٹری دادو)، مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم (کھاریاں گجرات)، مکرم عبدالرحیم بھٹہ (بورے والا ضلع وہاڑی)، مکرم حکیم محمد افضل فاروقی (اوچ شریف بہاولپور) مکرم محمد زاہد (ٹھٹھ سندرانہ جھنگ) مکرم بشیر احمد زاہد (لطیف آباد غربی حیدر آباد سندھ)

(قائدِ تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)



بقیہ از صفحہ ۳۶ :-

''مہدی موعود کے علمی خزانے''، ''ربوہ''، ''قادیان''، ''ایاز محمود'' اور ''عقیدت کے پھول'' بھی شامل ہیں۔

منظومات میں مولانا جلال الدین شمس صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی یاد میں کہی گئی نظمیں بھی شامل ہیں۔ شعری مجموعہ میں جذبات کی جھلک نمایاں ہے۔ نمونہ کے چند شعر۔

ہے فخر میری ذات کو اس کے وجود پر — اس کا وجود میری محبت کی ڈھال ہے
جاؤں کہاں کدھر سے نکلوں کدھر کو میں — ہر سمت پھیلا اس کی محبت کا جال ہے

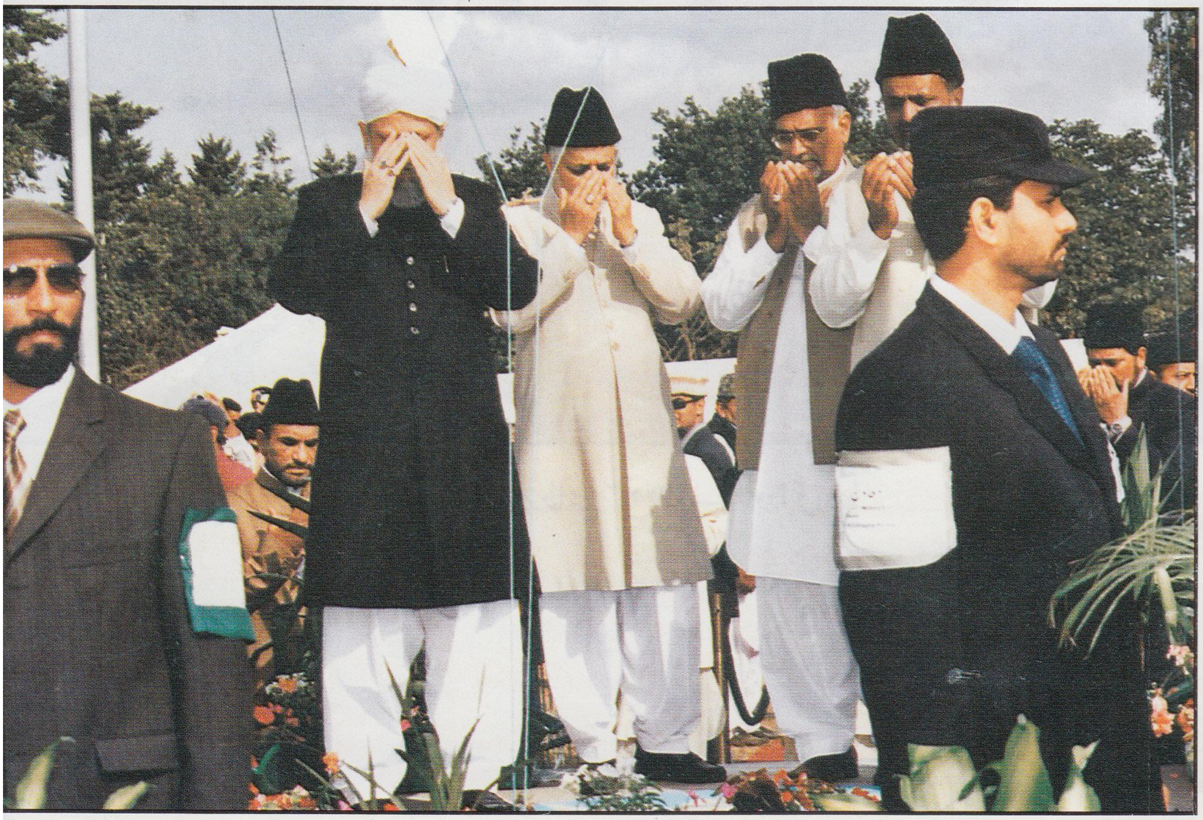
گم گشتہ راہ ہوں مجھے منزل دکھائیے — راہی ہوں راہِ عشق کا رستہ بتائیے
اغیار پا رہے ہیں سدا آپ کا جو قرب — عاشق ہوں قرب آپ کا مجھ کو بھی چاہیئے

(ادارہ)

تقریب شادی: مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سابق مینیجر انصاراللہ (حال مقیم لندن) کے بیٹے مکرم محمد بشیر صاحب کی شادی مورخہ ۲۶ رجون ۲۰۰۴ء کو سوئٹزر لینڈ میں منعقد ہوئی۔ (مکرم محمد بشیر صاحب کا نکاح بہمراہ مکرمہ فوزیہ بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد طاہر صاحب آف سوئٹزر لینڈ کے ساتھ ہوا تھا) ۲۷ رجون کو زیورخ (جرمنی) میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ قارئین سے اس شادی کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)



لوائے احمدیت اور برطانیہ کا قومی پرچم لہرایا جا رہا ہے۔



توبر ۲۰۰۴ء

(اسلام آباد
ٹر بشیر حسین
۱۰۸ ج ب
لک (کھاد
: مکرم ملک
، چٹھہ حافظ
سف گھمن
پور خاص)،
ا خالد احمد
، مکرم ملک
م عبدالرحیم
اہد (لطیف

ں۔
میں بھی

ہے
ہے
یئے
ہئے
ادارہ)

احب کی
احبہ بنت
تین سے

Monthly

ANSARULLAH

October 2004

Ph: 04524-212982 Fax: 04524-214631 (Chenab Nagar Post Code 35460)

EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR

Regd. #: CPL-34/CR-03



عالمگیر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۴ء۔۔۔الوداعی دعا